تار کا پتہ الفضل قادیان

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۷۴ | مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۲۸ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۷ رمضان ۱۳۴۶ھ | جلد ۱۵

۲۲ مارچ ۱۹۲۸ء کو ہر جگہ احمدی انجمنیں دُعا کرنے کا انتظام کریں

جیسا کہ اخبار الفضل مورخہ ۱۶ مارچ میں اعلان کیا گیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بتاریخ ۲۲ مارچ ۱۹۲۸ء بروز جمعرات بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ قادیان میں مقامی جماعت کے ساتھ دُعا فرمائیں گے۔ آپ بھی چاہیئے۔ اپنی جگہ پر اس وقت دُعا کا انتظام فرمائیں ؎

خاکسار مرزا بشیر احمد ناظر تعلیم و تربیت قادیان

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔

سائمن کمیشن کے جو ممبر گورداسپور آرہے ہیں ان سے ملنے اور مسلمانوں کے مطالبات سے انہیں آگاہ کرنے کے لئے۔ احمدیہ جماعت کا ایک وفد گورداسپور جا رہا ہے جس کے ممبر ضلع کے بعض معزز احمدی زمینداروں کے علاوہ قادیان سے لفٹنٹ مرزا شریف احمد صاحب چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے مفتی محمد صادق صاحب و چند دیگر اصحاب ہیں۔ اس کے علاوہ جماعت احمدیہ کا ایک وفد کمیشن سے ملنے کے لئے ۲۱ تاریخ کو لاہور جائیگا۔

مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری تحصیل نارووال میں ایک مباحثہ کے لئے بھیجے گئے ہیں ؎

پرانی نظموں کے متعلق بیجا شور!

مسلمان اخبارات کی غلط فہمی کا ازالہ

ہمارے دیرینہ کرم فرما غیر مبایعین نے ابھی حال ہی میں نہ صرف اپنے اخبار "پیغام صلح" میں بلکہ دوسرے اخبارات کے ذریعہ بھی ایک نیا فتنہ کھڑا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری کی دیرینہ اردو اور فارسی نظموں کے مجموعے جو عرصہ ہوا شائع ہو چکے ہیں۔ انہیں "شر انگیز اور منافرت خیز رسائل" قرار دے کر گورنمنٹ سے تحریک کی گئی ہے۔ کہ انہیں ضبط کرے اور مصنف کو ان کے متعلق جواب دہی کیلئے بلایا جائے۔ غیر مبایعین سے تو ہمیں کوئی شکوہ نہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ معزز معاصر "انقلاب" اور بعض دوسرے مسلمان اخبارات بھی اس دھوکہ میں آ گئے جو غیر مبایعین کی طرف سے دیا گیا۔ اور انہوں نے سمجھ لیا کہ یہ ٹریکٹ حال میں شائع کئے گئے ہیں اور ان میں جو نظمیں درج ہیں۔ وہ اب لکھی گئی ہیں۔ حالانکہ اگر ان رسائل کو سرسری نظر سے بھی دیکھ لیا جاتا۔ تو صاف معلوم ہو جاتا۔ کہ نظمیں ۱۹۱۹ء سے لیکر ۱۹۲۴ء کے نصف اول تک کی ہیں۔ اور ۱۹۲۴ء میں ہی یہ مجموعہ شائع کیا گیا تھا۔ گو اب۔ پھر ان میں سے بہت سی نظمیں ایسی ہیں جو سلسلہ کے اخبارات میں اسی وقت چھپ چکی ہیں۔ جس وقت وہ واقعات ظہور میں آئے۔ جن کا ذکر ان میں کیا گیا ہے۔

پس اگر کسی نے ان پرانی نظموں کا مجموعہ شائع کیا۔ اور آج سے بہت عرصہ قبل شائع کیا۔ تو اس کی ذمہ داری نہ اس شخص پر عائد ہو سکتی ہے۔ جس نے وہ نظمیں موقعہ اور محل کے لحاظ سے کسی وقت کہیں اور نہ ہماری جماعت پر کوئی ذمہ داری ڈالی جا سکتی ہے دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ ہماری موجودہ روش کیا ہے۔

معاصر "انقلاب" کو شکایت یہ ہے کہ

"جس حالت میں افغانستان کا بلند ہمت شہریار وطن سے نکل کر اپنے فضائل و محاسن کے باعث ساری دنیا سے خراج تحسین و عقیدت وصول کر رہا ہے۔ مسلمان کا ہندوستان و افغانستان کی سرحد پر ... شہریار غازی کے مداحوں اور فدائیوں کی ... شہر ہے۔ اس قسم کی ہرزہ سرائی کرنا امن عامہ کیلئے نہایت خطرناک ہے۔"

بالآخر لکھا ہے۔

"ہم حکومت سے کسی قسم کا مطالبہ کرنے سے پیشتر خود مرزا بشیر الدین احمد صاحب امام جماعت احمدیہ قادیان کی توجہ اس مکروہ کتاب کی طرف مبذول کراتے ہیں۔ کہ وہ بوجہ آنحو مصالح ملی کو مدنظر رکھکر اس کتاب کی اشاعت کو بند کرا دیں گے۔"

مگر ہم معاصر موصوف کو بتانا چاہتے ہیں۔ کہ ان رسالوں میں درج شدہ نظمیں نہ تو اس وقت کی ہیں۔ جبکہ "افغانستان کا بلند ہمت شہریار اپنے وطن سے نکل کر اپنے فضائل و محاسن کے باعث ساری دنیا سے خراج تحسین و عقیدت وصول کر رہا ہے۔" اور نہ یہ رسالے اب شائع کئے گئے ہیں۔ جو نظمیں افغانستان کے متعلق ہیں۔ وہ اسی وقت کی ہیں جبکہ ان میں بیان کردہ واقعات پیش آئے۔ اور گذشتہ واقعات سے موجودہ حالت پر قیاس کرنا کسی صورت میں درست نہیں ہو سکتا۔

"انقلاب" خود غور کر سکتا ہے۔ کہ اس کے عملہ ادارت کی ان تحریروں سے جو زمیندار میں کام کرتے وقت مولوی ظفر علی صاحب کی تعریف میں شائع کی گئی تھیں۔ اب جبکہ حالات میں تغیر واقعہ ہو چکا ہے۔ استدلال کرنے والا کہاں تک حق بجانب ہوگا۔ یہی صورت حالات ان نظموں کے متعلق ہے۔ وہ اس وقت لکھی اور شائع کی گئیں۔ جب وہ دردناک اور روح فرسا واقعات پیش تھے۔ جن کا ان میں ذکر ہے۔ مگر باوجود اس کے کہ اس وقت تک بھی کابل ہمارے حق میں ویسا ہی ہے۔ جیسا پہلے تھا ہم نے شاہ کابل کے ہندوستان میں وارد ہونے پر ان کی پوری پوری تعظیم و تکریم کی۔ تہنیت اور مبارکباد کے پیغام بھیجے۔ اور احمدیہ مشن لنڈن کو بھی حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالے نے ہدایت فرمائی۔ کہ جب شاہ کابل لنڈن میں وارد ہوں۔ تو ان کا خیر مقدم کیا جائے۔ چنانچہ رائٹر کا تار شائع ہو چکا ہے جس سے ظاہر ہے کہ احمدیہ مشن لنڈن نے اپنے امام کے ارشاد کی پورے طور پر تعمیل کی۔

پس مسلمانوں کو کابل اور والئے کابل کے متعلق ہمارا موجودہ رویہ دیکھنا چاہیئے۔ نہ کہ اس وقت کی تحریروں سے استدلال کرنا چاہیئے۔ جب روح فرسا واقعات نے دنیا ہماری آنکھوں میں اندھیر کر رکھی تھی۔ اور جب مظلوم اور بے بس احمدیوں کی دردناک موت پر ساری دنیا کے دردمند آنسو بہاتے تھے۔

یہ تو ہمارا جواب ہے عام مسلمانوں کو۔ باقی رہے غیر مبایعین انہیں سب سے بڑی شکایت یہ ہے۔ کہ

"ہماری جماعت کی سب سے بڑی ہستی جن کے نام نامی اور ... سلامی سے ہر مسلمان واقف ہے یعنی حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کو بے اندازہ اور بے نقط گالیاں دی ہیں۔" (پیغام صلح ۲۹ فروری)

ہمارے نزدیک تو ان نظموں میں گالیاں نہیں بلکہ واقعات کا اظہار ہے۔ لیکن اگر غیر مبایعین کی خاطر گالیاں بھی تسلیم کر لیں۔ تو سوال یہ ہے۔ کہ کیا غیر مبایعین کو اپنی اور خود مولوی محمد علی صاحب کی وہ تحریریں یاد ہیں۔ یا نہیں۔ جن میں سلسلہ احمدیہ کے بزرگوں اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالے کی شان میں سخت نامہذب الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اگر یاد نہ ہوں تو ہم یاد دلا سکتے ہیں۔ پھر کیا ان "شر انگیز اور منافرت خیز" تحریروں کو ضبط کرانے کیلئے بھی گورنمنٹ سے مؤثر کارروائی کرنے کی درخواست کی جائے گی۔

بات یہ ہے۔ کہ غیر مبایعین کے متعلق وہ نظمیں اس وقت لکھی اور شائع کی گئیں۔ جب ان کی طرف سے اس قسم کی تحریریں شائع ہوئی تھیں۔ جن کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے۔ اب اپنی تحریروں کو بغل میں دبا رکھنا اور جوابی تحریروں کے خلاف شور مچانا کہاں کی دیانتداری ہے۔

پیغام اور اہل پیغام کو چاہیئے۔ اس قسم کے اوچھے ہتھیاروں پر نہ اتر آئیں۔ حق آخر حق ہے۔ اس پر دھوکہ بازی سے تھوڑی دیر کے لئے تو پردہ پڑ سکتا ہے۔ مگر ہمیشہ کے لئے اسے چھپایا نہیں جا سکتا۔

رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۷ء

رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۷ء بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے پہلے نہیں چھپ سکی۔ اب چھپ کر تیار ہے۔ ضروری ہے کہ ہر جماعت کے نمائندے مجلس مشاورت میں تشریف لانے سے قبل اسے پڑھ لیں۔ لہذا جملہ سیکرٹریان جماعتہائے احمدیہ سے استدعا ہے کہ دو دو آنے کے ٹکٹ برائے محصول ڈاک بھجوا کر ایک ایک کاپی اپنی جماعتوں کے لئے جلد منگوالیں۔

خاکسار یوسف علی سیکرٹری مجلس مشاورت

رمضان کا عہد!

کیا آپ نے عہد کر لیا ہے کہ اس رمضان میں کم از کم اپنی ایک اخلاقی یا دینی کمزوری کو دور کرینگے اگر نہیں کیا تو اب بھی وقت ہے ابھی اسی وقت یہ عہد کر لیں اور پھر اس عہد کو پورا کریں۔ خدا آپ کے ساتھ ہو۔ خاکسار مرزا بشیر احمد ناظر تعلیم و تربیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۲۸ء

حج میں احمدیوں کی نماز باجماعت

افسوس ہے۔ کہ "پیغام صلح" اپنی چھیڑ خانی کی عادت میں روز بروز ترقی کر رہا۔ اور خواہ مخواہ ہمارے خلاف نیش زنی کرتا رہتا ہے۔ "الفضل" کے ایک گذشتہ پرچہ میں مشتاق احمد صاحب ملازم ریلوے کراچی کی طرف سے ایک اعلان شایع ہؤا تھا۔ جس میں انہوں نے احمدی حاجیوں کی آسانی کے لئے لکھا تھا۔

"تمام احباب جماعت احمدیہ جو کہ اس سال حج پر تشریف لے جائیں۔ وہ یہاں کراچی پہونچکر مجھے ملیں۔ اور اگر بذریعہ خط کوئی بات دریافت کرنی ہو۔ تو بھی خاکسار کو اطلاع دیں۔ تاکہ میں اپنے بھائیوں کی خدمت کر سکوں۔"

ظاہر ہے۔ اس اعلان میں کوئی ایسی بات نہیں۔ جو غیر مبایعین کے خلاف ہو۔ بلکہ اعلان عام ہونے کی وجہ سے اگر کوئی غیر مبایع بھی حج کے لئے جانے کی توفیق پا سکتا۔ تو وہ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتا تھا۔ اور ہمیں امید تھی۔ کہ برادر مشتاق احمد صاحب ایسے اصحاب کو بھی آرام و آسائش پہونچانے کی پوری پوری کوشش کرتے۔ لیکن "پیغام صلح" کو اس اعلان پر بھی اعتراض ہی کی سوجھی چنانچہ ۲۹ فروری کے پرچہ میں "حج اور نماز باجماعت" کے عنوان سے تعریضاً لکھتا ہے:۔

"مشتاق احمد صاحب نے غالباً اس مبارک موقعہ پر باجماعت نمازوں کا بھی کچھ نہ کچھ بندوبست ضرور کر لیا ہوگا۔ اور اگر نہیں کیا۔ تو کیا قادیانی احمدیوں نے اپنے سابقہ عقیدہ متعلقہ نماز میں ترمیم کر لی ہے۔ اور غیر احمدیوں کے ساتھ نماز پڑھنے کو جائز قرار دے لیا ہے۔"

"پیغام صلح" کی سخن فہمی تو اسی سے ظاہر ہے۔ کہ برادر مشتاق احمد صاحب کا چار سطری اعلان سمجھنے کی بھی اس میں اہلیت نہیں۔ اعلان صرف کراچی میں احمدی عازمان حج کو آرام و آسائش پہونچانے کے متعلق کیا جاتا ہے۔ لیکن "پیغام صلح" دریافت یہ کر رہا ہے۔ کہ حج کے موقعہ پر احمدیوں کے لئے نماز باجماعت کا کوئی بندوبست کیا گیا ہے۔ یا نہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ "پیغام صلح" کے نزدیک حج کراچی میں ہوتا ہے۔ اسی لئے وہ کراچی میں حاجیوں کی خدمات سرانجام دینے کے لئے اعلان کرنے والے سے یہ کہہ رہا ہے۔ کہ "غالباً اس مبارک موقعہ پر باجماعت نمازوں کا بھی کچھ نہ کچھ بندوبست ضرور کر لیا ہوگا۔"

اگر "پیغام صلح" کو جماعت احمدیہ پر اعتراض کرنے کا اتنا ہی شوق ہے۔ اور وہ اس کے لئے ہر وقت بے تاب رہتا ہے۔ تو اُسے کم از کم ان الفاظ کو تو اچھی طرح پڑھ اور سمجھ لینا چاہیئے۔ جن پر وہ اپنے اعتراضات کی بنیاد رکھتا ہے۔ برادر مشتاق احمد صاحب کے اعلان سے قطعاً یہ ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ وہ حاجیوں کے ساتھ مکہ معظمہ تک جائینگے۔ نہ یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے دوران سفر میں حاجیوں کی خدمات سرانجام دینے کا اعلان کیا ہے۔ وہ سرکاری ملازم ہیں۔ اور کراچی میں رہتے ہیں۔ ان کا جو کچھ مطلب ہے۔ وہ انہوں نے نہایت سادہ اور واضح الفاظ میں ظاہر کر دیا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ کراچی میں جو احمدی بارادہ حج پہونچیں۔ ان کو آرام و آسائش پہونچانے کی کوشش کریں گے مگر "پیغام صلح" ان سب باتوں سے قطع نظر کر کے محض اعتراض کرنے کے لئے انہیں مکہ پہونچا کر پوچھتا ہے "اس مبارک موقعہ پر باجماعت نمازوں کا بھی کچھ نہ کچھ بندوبست ضرور کر لیا ہوگا۔"

جو لوگ اعتراض کرتے ہوئے اتنے غور و فکر سے بھی کام نہیں۔ یا نہ لے سکیں۔ کہ چند سطری عبارت کو درست طور پر سمجھ سکیں۔ ان کے اعتراضات جس قدر معقولیت اپنے اندر رکھ سکتے ہیں۔ وہ ظاہر ہے۔ چنانچہ "پیغام صلح" نے اس بے ہودہ تمہید کے بعد جو سوال اٹھایا ہے۔ اسی سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے۔

"پیغام صلح" پوچھتا ہے۔ "کیا قادیانی احمدیوں نے اپنے سابقہ عقیدہ متعلقہ نماز میں ترمیم کر لی ہے۔ اور غیر احمدیوں کے ساتھ نماز پڑھنے کو جائز قرار دے لیا ہے۔"

اگر "پیغام صلح" معقولیت سے کام لیتا۔ تو خیال کر سکتا تھا کہ یہ کوئی ایسا سوال نہیں۔ جو آج اس کے دماغ میں پیدا ہؤا ہے ہر سال کئی احمدی حج کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ نمازوں کے متعلق جو انتظام وہ کرتے رہے ہیں۔ وہی آئندہ جانے والے کریں گے۔ مگر ایک طرف تو "پیغام صلح" کا ہمارے خلاف اعتراض کرنے کا اشتیاق اور دوسری طرف اس کا ایسے ہاتھوں میں ہونا۔ جنہیں غالباً سلسلہ کا لٹریچر چھونے تک کی بھی بہت کم توفیق ملی ہوگی۔ اس بات کا موجب ہو گیا۔ کہ وہ اس قسم کا سوال پیش کرے گر تعجب یہ ہے۔ کہ کسی اور نے بھی اسے یہ نہ بتایا۔ کہ جو سوال تم آج کر رہے ہو۔ اور جس کی بنا پر سابقہ عقیدہ نماز میں ترمیم کرنے کا الزام لگا رہے ہو۔ اس کا جواب تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی زندگی میں ہی دے چکے ہیں۔

ذیل میں ہم "پیغام صلح" کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ پیش کرتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:

"حج میں بھی آدمی یہ التزام کر سکتا ہے۔ کہ اپنے جائے قیام پر نماز پڑھ لیوے۔ اور کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھے بعض آئمہ دین سالہا سال مکہ میں رہے۔ لیکن چونکہ وہاں کے لوگوں کی حالت تقوے سے گری ہوئی تھی۔ اس لئے کسی کے پیچھے نماز پڑھنا گوارا نہ کیا۔ اور گھر میں پڑھتے رہے۔ یہ چار مصلے جو اب ہیں۔ یہ تو پیچھے بنے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ہر گز نہ تھے۔ اس وقت ایک ہی مصلے تھا۔ اور اب بھی جب تک چاروں اٹھکر ایک ہی مصلیٰ نہ ہوگا۔ تب تک وہاں توحید اور راستی ہر گز نہ پھیلے گی۔" (فتاویٰ احمدیہ ص ۲)

ان الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے پیرؤوں کو وہ طریق بتا دیا ہے۔ جو انہیں حج کے موقعہ پہ اختیار کرنا چاہیئے۔ اور ان میں "پیغام صلح" کے مطالبہ کا پورا اور مکمل جواب موجود ہے۔ بشرطیکہ وہ سمجھ اور سوچ سے کام لے کر ان کا مطالعہ کرے۔

"پیغام صلح" کے مطالبہ کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی تحریر سے دینے کے بعد ہم اہل پیغام سے صرف یہ پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ ان میں سے اگر کوئی حج کرنے کے لئے جائے تو وہ نمازوں کے متعلق کیا طریق اختیار کرتا ہے۔ اگر وہ اپنی نماز کا علیحدہ انتظام کرتا ہے۔ تو پھر ہمارے متعلق اس بارے میں "پیغام صلح" کا دریافت کرنا ایک بے ہودہ بات تھی۔ اور اگر وہ غیر احمدیوں کے ساتھ ہی نماز پڑھتا ہے اور "پیغام صلح" کے مطالبہ سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔ تو بتایا جائے یہ طریق عمل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا ارشاد کے کہاں تک مطابق ہے۔ اور کیا اس سے ثابت نہیں ہے۔ کہ اس ارشاد کی کوئی پروا نہ کرتے ہوئے غیر مبایعین نے اپنے سابقہ عقیدہ متعلقہ نماز میں ترمیم کر لی ہے۔ اور غیر احمدیوں کے ساتھ نماز پڑھنے کو جائز قرار دے لیا ہے۔

ہندو مہا سبھا کا فیصلہ اور مسلمان

"مدراس کانگریس نے ہندو مسلم مفاہمت کے متعلق جو قرارداد پاس کی تھی۔ وہ اگرچہ مسلمانوں کے لئے کسی طرح بھی مفید نہیں تھی۔ لیکن مسلمان لیڈر محض اتحاد ملکی کی خاطر اس پر رضامندی کا اظہار کر رہے تھے۔ مخلوط انتخاب کا اصول اس قرارداد میں منظور کیا گیا تھا۔ جو کہ ہندوؤں کی دلی آرزو تھی۔ مگر نشستوں کی تخصیص کے ساتھ اس کو مشروط کر دیا گیا تھا۔

اس کے بعد کانگریس کی مجلس عاملہ نے مختلف اقوام کے حقوق کے تصفیہ کی خاطر آل پارٹیز کانفرنس منعقد کی اس کانفرنس میں ہندو مہا سبھا نے جو روش اختیار کی۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے "زمیندار" ۹ مارچ لکھتا ہے:۔

"ہمیں نہایت افسوس ہے۔ کہ مہا سبھائی ارکان کی ہٹ دھرمی نے مسلمانوں کے جائز مطالبات کو پائے نفسانیت سے ٹھکرا کر آل پارٹیز کانفرنس کی تمام مساعئے اتحاد پر پانی پھیر دیا!"

مگر اس حقیقت کے تسلیم کر لینے کے باوجود کہ ہندو مہا سبھا نے اتحاد کی تمام کوششوں کو بیکار ثابت کر دیا۔ اور عملی طور پر بتا دیا کہ وہ کسی حالت میں بھی مسلمانوں کے جائز مطالبات منظور کر کے۔ ان کے ساتھ اتحاد کرنے پر آمادہ نہیں۔ ہمارا معاصر مسلمانوں کو حسب ذیل مشورہ دیتا ہے۔

"بعض اسلامی حلقوں میں ارباب غرض یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ کہ مہا سبھا کی اس افسوسناک روش کے بعد مسلمانوں پر سائمن کمیشن سے تعاون کرنا فرض ہو گیا ہے۔ یہ سراسر غلط ہے سائمن کمیشن کا مقاطعہ ایک اصولی چیز ہے۔ اور اگر مہا سبھائی ہندو نہیں۔ بلکہ ہندوستان کے تمام ہندو سائمن کمیشن سے تعاون کرنے پر آمادہ ہو جائیں جب بھی اسلام کی روایات حریت و آزادی کا تقاضا یہی ہے۔ کہ مسلمان اس سے کوئی سروکار نہ رکھیں۔"

کیا ان الفاظ سے ظاہر نہیں۔ کہ مسلمانوں کو جان بوجھ کر گمراہ کیا جا رہا ہے۔ جب ہندو مہا سبھا مسلمانوں سے اتحاد کو ناممکن بنا رہی ہے۔ اور مسلمانوں کے جائز مطالبات کو پائے نفسانیت سے ٹھکرا رہی ہے۔ اور ان کو کچھ بھی حقوق دینے پر آمادہ نہیں تو اگر مسلمان کمیشن سے تعاون کر کے اور اس کے سامنے اپنے جائز مطالبات پیش کر کے اپنے سیاسی حقوق کے تحفظ کا انتظام نہ کریں۔ تو پھر ان کی تباہی میں کیا شبہ باقی رہ جائیگا۔

نیز یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ جب ہندو مہا سبھا ایسے وقت میں بھی جو کہ ہندوستان کی قومیت کے لئے بہت ہی نازک سمجھا جاتا ہے مسلمانوں کے ساتھ کسی مفاہمت پر آمادہ نہیں۔ تو سائمن کمیشن کے چلے جانے اور اپنی مطلب برآری کے بعد اس سے کیں سلوک او[illegible]

ایک حیرت انگیز راز کا انکشاف

کچھ عرصہ ہوا چند احمدیوں کو کابل میں محض اختلاف عقائد کی وجہ سے سنگسار کرا دیا گیا تو اس ظالمانہ فعل کی بنا علماء سُو نے اس امر پر رکھی۔ کہ اسلام نے مرتد کی یہی سزا مقرر کی ہے۔ اور چونکہ ان کے نزدیک احمدی مرتد ہیں۔ اس لئے ان کا قتل کرنا کار ثواب ہے۔

ہندوستان میں ان علماء کابل کی سب سے بڑھکر تائید کرنے والوں میں سے "زمیندار" کا قدم سب سے آگے تھا۔ اس نے اسلام میں مرتد کی سزا قتل ثابت کرنے کے لئے ایک طویل سلسلہ مضامین شائع کیا۔ جس کے ہر حصہ کی اشاعت پر سب سے اول یہ اعلان کیا جاتا رہا۔ کہ "حضرت مولانا ظفر علی خاں کے قلم سے" اس کے بعد بھی جب کبھی ذکر آیا۔ تو "زمیندار" نے یہی ظاہر کیا۔ کہ وہ سلسلہ مضامین مولوی ظفر علی خاں صاحب کی تحقیق و تدقیق کا نتیجہ تھا۔ اور تو اور ابھی چند ہی دن ہوئے۔ جب ہم نے زمیندار میں درج شدہ ایک مضمون کے حوالہ سے یہ لکھا۔ کہ شکر ہے "زمیندار" کی سمجھ میں بھی یہ بات آگئی۔ کہ اسلام نے مرتد کے لئے کوئی جسمانی سزا نہیں رکھی۔ تو "زمیندار" نے اپنے ۲ مارچ کے پرچہ میں لکھا۔

"زمیندار" کا آج بھی قتل مرتد کے مسئلہ میں وہی عقیدہ ہے جو قتل مرتد کے متعلق سلسلہ مضامین لکھنے کے وقت تھا مدیر الفضل مراسلہ نگاروں کے خیالات کو مدیر "زمیندار" یا مولانا ظفر علی خاں سے منسوب نہ کریں۔

لیکن اس حیرت انگیز راز کا جسے زمیندار اس وقت تک چھپائے ہوئے تھا۔ کہ وہ سلسلہ مضامین "مولانا ظفر علی خاں" نے خواہ مخواہ اپنے نام سے شائع کیا تھا۔ ورنہ اس میں ان کا ایک لفظ بھی نہ تھا۔ اب خود مضمون نگار مولوی غلام رسول صاحب مہر ایڈیٹر "انقلاب" نے ظاہر کر دیا ہے۔ جو اپنے ۲ مارچ کے پرچہ میں لکھتے ہیں:۔

"مہر نے اپنی بساط و استطاعت کے مطابق مواد جمع کیا اور مضمون لکھنے کے لئے گھر میں بیٹھ گیا۔ اسی مصروفیت کے باعث اس روز دفتر نہ جا سکا۔ شام کے وقت مولانا ظفر علی خاں اور ان کے صاحبزادہ صاحب مہر کے غریب خانہ پر تشریف لائے جیسے کہ مہر کے دفتر نہ جانے پر کبھی کبھی تشریف لے آیا کرتے تھے۔ مولانائے موصوف نے مرتبہ مضمون کے سننے کی خواہش ظاہر کی۔ مہر نے مضمون سنایا۔ تو مولانا نے فرمایا کہ "صاحب یہ مضمون تو ہمارا ہو گیا"۔ دوسرے روز مہر بارہ ایک بجے کے قریب دفتر پہونچا۔ تو "زمیندار" میں بحروف جلی یہ خبر پڑھی۔ کہ قتل مرتد پر کل سے حضرت مولانا ظفر علی خاں کا ایک مضمون "زمیندار" میں چھپنا شروع ہو گا۔ اور وہ چھپا۔"

چند ہی دن ہوئے "زمیندار" نے ہمیں حسب معمول دھمکی دی تھی۔ کہ زمیندار یہ کر دے گا۔ وہ کر دے گا۔ مگر جن کی یہ کائنات ہو۔ کہ دوسروں کے مضامین اپنے نام سے شائع کریں۔ ان کا ہمیں اپنے قلم کے زور سے ڈرانا نہایت ہی حیرت انگیز ہے۔

سچے ہندو ہونے کا ثبوت

ہندوؤں کے لئے سچے ہندو بننے کے لئے جہاں اور کئی ایک ایسی باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے جن کا اثر مسلمانوں کے خلاف پڑتا ہو۔ وہاں ایک نئی بات یہ قرار دی گئی ہے۔ کہ اردو کو مٹا کر اس کی جگہ ہندی قائم کی جائے۔ چنانچہ اخبار "ملاپ" ۲ مارچ لکھتا ہے۔

"کیا وقت نہیں آ گیا۔ کہ ہم اس لانچھن کو دھو ڈالیں اور لاہور سے ایک اعلےٰ درجہ کا کامیاب ہندی اخبار نکال کر اپنے سچے ہندو ہونے کا ثبوت دیں۔"

اردو سے اس وقت تک بے شمار فوائد اٹھانے کے باوجود یہ سلوک کیوں۔ محض اس لئے کہ اسے مسلمانوں کی زبان سمجھا جاتا ہے۔ جن لوگوں کے بغض و عداوت کا یہ حال ہو۔ ان سے بھلائی کی توقع قطعاً فضول ہے۔ کاش ہندو اصحاب آئے دن اس قسم کی حرکات کے مرتکب ہو کر ہندو مسلمانوں کی جدائی اور علیحدگی کی خلیج کو نہ بڑھائیں۔

عیسائیت اور اسلام

بائیبل سوسائٹی کی تازہ رپورٹ مظہر ہے۔ کہ سنہ ۱۹۲۷ء میں صرف کلکتہ کے تبلیغی مرکز سے بائیبل کے ۱۹۔ لاکھ ۸ ہزار نسخے ہندوستان کی مختلف زبانوں میں چھاپ کر تقسیم کئے گئے۔

عیسائیوں کی اس قسم کی تبلیغی سرگرمیوں کو دیکھ کر کہا جا سکتا ہے۔ کہ اگر کسی مذہب کی ترقی محض ظاہری اسباب اور ذرائع پر ہو۔ تو ایک دن میں ساری دنیا پر عیسائیت ہی عیسائیت پھیل جائے۔ مگر عیسائیت اہل علم اور سمجھ دار طبقہ میں باوجود بے انتہا ساز و سامان کے اس قدر ترقی نہیں کر رہی۔ جس قدر اسلام جماعت احمدیہ کے ذریعے پھیل رہا ہے۔ یہ بھی اسلام کی صداقت کا بہت بڑا ثبوت ہے

اسلام اور عورت

مذاہب عالم میں اسلام سب سے پہلا مذہب ہے جس نے عورت کی عزت حیثیت اور حقوق کو قائم کیا۔ اور انسانوں کے اس مظلوم طبقہ کی دادرسی کی۔ دنیا کے تمدن میں عورت کا جو درجہ تھا۔ وہ صفحات تاریخ کو تاریک کئے ہوئے ہے۔ اس صنف لطیف پر مظالم کی انتہا نہ تھی۔ وہ اپنے ہم نوع مرد دو اس کے جور وستم کا نشانہ بنی ہوئی تھی بایں ہمہ اسے انسانیت کے قدرتی حقوق سے بھی محروم کر دیا گیا تھا۔ گذشتہ مذاہب نے چونکہ تمدنی امور کے متعلق کوئی تفصیلی احکام نہیں دئے۔ اس لئے وہ اس گتھی کو سلجھا نہ سکے۔ بلکہ جہاں تک مذہب کا تعلق ہے۔ اس میں بھی عورت کی حیثیت کو بدنما پیش کیا گیا ہے۔ اسلام نے تمدن کی اصلاح کے لئے ہر پہلو سے مکمل احکام جاری فرمائے اور عورت کو اس کی کھوئی ہوئی متاع ازسرنو دی۔ تمدن اور مذاہب کی غلطیوں کو دور فرمایا۔

دنیا کے لوگ لڑکی کی پیدائش کو منحوس اور نامبارک فال سمجھتے تھے۔ مگر قرآن پاک نے اس طرز تحقیر کو نہایت ہی مکروہ قرار دیا ہے۔ فرمایا۔ واذا بشر احدھم بالانثیٰ ظل وجہہ مسوداً وھو کظیم یتوارٰی من القوم من سوءِ ما بشر بہ أیمسکہ علٰی ھونٍ ام یدسہ فی التراب الاساءَ ما یحکمون (نحل ع ۷)

جب ان میں سے کسی کو لڑکی کی بشارت ملتی ہے تو اس کا منہ سیاہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ سخت غضبناک ہو جاتا ہے۔ قوم سے اس بری خبر کی وجہ سے چھپتا ہے اور سوچتا ہے۔ کہ وہ اس ذلت کو برداشت کرے یا اس لڑکی کو زمین میں دفن کرے خبردار یہ لوگ نہایت برا فیصلہ کرتے ہیں۔

لڑکی کی خبر پر گویا ماتم ہو جانا قریباً عالمگیر تھا۔ اور ہے۔ مگر اسلام نے اسے بہت ناپسند فرمایا۔ ایک شاعر کہتا ہے۔

فلا تطلبنھا یا ابن کوزٍ فانّہٗ
غذی الناس مذ قام النبی الجواریا

اے ابن کوز تو اسی عورت کے لئے اصرار نہ کر کیونکہ آنحضرت صلعم کی آمد کے بعد لوگوں نے لڑکیوں کو زندہ رکھنا اور ان کی پرورش کرنا ضروری قرار دے لیا ہے۔

جس طرح سے عملی طور پر عورت کے خلاف یہ خطرناک رو تھی جسے اسلام نے روکا۔ اسی طرح دنیا کے دو بڑے مذہب (عیسائیت اور ویدک دھرم) نے اس باب میں بھی سخت غلطی کی تھی۔ کہ عورت کو پیدائشی طور پر ناپاک قرار دیا۔ اور اس پر آسمانی دروازہ کو قریباً بند بتلایا۔ ہندو دھرم میں لڑکے کے بغیر نجات ناممکن سمجھی گئی۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"پت نام دوزخ کا ہے پتر یعنی محافظ کے ہیں۔ چونکہ بیٹا باپ کو دوزخ سے بچاتا ہے۔ اس سبب سے پتر کہاتا ہے اس بات کو شری برہماجی نے کہا ہے۔" (منو $\frac{9}{138}$)

اسی بنا پر سوامی دیانند صاحب نے بھی لکھا ہے:۔

"جب جب اولاد ہو تب تب لڑکیاں ہی ہوں لڑکے نہ ہوں تو گیارہویں برس تک انتظار کر کے نیوگ کر لے"

(ستیارتھ پرکاش باب ۴)

پھر اس سے بھی واضح الفاظ میں لکھا ہے۔ کہ عورت پیدائشی طور پر گناہگار رہتی ہے۔

"جو عمدہ رجوگنی (نفس پرست) ہیں وہ گانے والے باجے بجانے والے۔ عالموں کے خدمتگار اور خوبصورت عورت کا جنم پاتے ہیں۔" (ستیارتھ پرکاش باب ۹ صفحہ ۲۷۰)

بائیبل تو عورت کی پیدائشی گنہگاری کو متعدی سمجھتی ہے۔ لکھا ہے:۔

"اور وہ جو عورت سے پیدا ہوا ہے۔ کیونکہ پاک ٹھہرے"

(ایوب $\frac{25}{4}$)

گویا عورت اس قدر ناپاک ہے کہ اس سے پیدا ہونے والا بھی پاک نہیں ٹھہر سکتا۔ (العیاذ باللہ)

اسلام نے اس ناپاک خیال کی پرزور تردید کی اور فرمایا یا ایھا الناس انا خلقناکم من ذکرٍ وانثٰی بعضکم من بعض الآیۃ فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا الآیۃ کل مولود یولد علی الفطرۃ اے لوگو! مرد اور عورتو! ہم نے تم کو نر و مادہ سے پیدا کیا ہے۔ بلحاظ پیدائش تم ایک دوسرے سے ہو یعنی ایک پاک اور دوسرا ناپاک نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے سب انسانوں کو پاک فطرت پر پیدا کیا ہے۔ ہر بچہ پاکیزہ فطرت لیکر آتا ہے۔ پس یہ دلوں سے نکال دو۔ کہ عورت ناپاک ہے۔ اور مرد پاک۔ بلحاظ پیدائش پاکیزگی میں بالکل یکساں ہیں۔

نجات اور مکتی کا خیال، بہشت اور سورگ کا تصور ہر مذہب میں موجود ہے۔ مگر غضب ہے۔ کہ عورت کو اس سے بھی محروم قرار دیا گیا۔ ہندو دھرم اور عیسائیت میں اس کے لئے کوئی سند موجود نہیں۔ کہ عورتیں بھی مکتی خانہ یا بہشت میں جائینگی۔ اور وہاں کے آرام اور سکھ میں حصہ دار ہوں گی۔ اور وہ بھی سوکشم شریر (لطیف جسم) کے ساتھ نعماء اخروی سے بہرہ اندوز ہو سکیں گی۔ اسی بھونڈی اور ظالمانہ حکمت عملی کو چھپانے کے لئے آریہ اور عیسائی قرآن پاک کی اس معقول تعلیم پر معترض ہوتے ہیں۔ کہ بہشت میں عورتیں بھی ہونگی۔ غرض ان دونوں مذہبوں نے عورت کو جیسے پیدائشی حقوق سے محروم کیا۔ ویسے ہی مرنے کے بعد کی امید سے بھی مایوس کر دیا۔ گویا عورتوں کی علت غائی بجز اس کے کچھ نہیں کہ چند روزہ زندگی میں مردوں کی خوشی اور راحت کا ذریعہ بنیں۔ مگر ان مذاہب کے معتقدین کی ستم ظریفی دیکھیے کہ عورت کے لئے مساویانہ حقوق کا ادعا اور اسلام پر اعتراض کر رہے ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اسلام اس بیان میں یکتا ہے۔ کہ خدا کی رحمت اس کے انعام اور اس کے فضلوں کے دروازے عورتوں کے لئے بھی ویسے ہی کھلے ہیں جیسے مردوں کے لئے۔ خود قرآن پاک فرماتا ہے۔ انی لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر او انثٰی بعضکم من بعض (آل عمران ع ۲۰) من عمل صالحاً من ذکر او انثٰی وھو مومن فاولئک یدخلون الجنۃ یرزقون فیھا بغیر حساب (مومن ع ۶) ادخلوا الجنۃ انتم وازواجکم تحبرون (زخرف ع ۷) میں کسی عمل کرنے والے کے اعمال کو ضائع نہ کروں گا۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ جو بھی ایماندار عورت اور مرد نیک اعمال بجا لائیں گے۔ وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ اور انہیں بے انتہا انعام دئے جائیں گے۔ اے مومنو! تم اور تمہاری بیویاں جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اور تم سب ظاہری اور باطنی خوبی سے آراستہ کئے جاؤ گے۔"

ان آیات سے ظاہر ہے کہ دیگر مذاہب نے جہاں عورت کو محض مرد کا کھلونا قرار دیا ہے۔ وہاں اسلام نے مرد و عورت کی پیدائش کی غرض واحد یعنی حصول رضاء الٰہی قرار دی ہے۔

بلاشبہ مرد و عورت کشتیٔ انسانیت کے دو ملاح ہیں۔ تکمیل کے لئے ہر دو کا وجود ضروری ہے۔ مگر تمدنی نظام کے لئے قانون نیچر کے مطابق افسر و ماتحت کی حیثیت لازمی ہے چونکہ یہ طبعی تقاضا تھا۔ اور ہے۔ اس لئے ہر قوم۔ ہر ملک ہر تمدن اور ہر مذہب میں اس پر عمل درآمد ہوا یعنی عورت کو مرد کے ماتحت قرار دیا گیا۔ آج عیسائی عورتیں مساوات نسوانی کی سب سے زیادہ حامی ہیں۔ اور وہ اس مساوات کے غلط ترین مظاہرات کے پیش کرنے میں بھی سب اقوام عالم کی عورتوں سے آگے ہیں۔ مگر مقدس پولوس اناجیل میں فرماتے ہیں:۔

"تم جانو کہ ہر مرد کا سر مسیح اور عورت کا سر مرد اور مسیح کا سر خدا ہے۔" (۱۔ قرنتیوں $\frac{11}{3}$)

"اے عورتو! اپنے شوہروں کی ایسی فرمانبردار رہو جیسے خداوند کی۔" (افسیون $\frac{5}{22}$)

اور یہ بالکل سچ ہے۔ کہ فطرت نسوانی اپنی بلند پروازیوں میں کتنی ہی اونچی کیوں نہ ہو جائے۔ مگر مرد کی اعانت سے مستغنی نہیں ہو سکتی۔ اس کی شہادت تو خود قانون قدرت دے رہا ہے۔ کہ مرد و عورت میں جسمانی طور پر مساوات نہیں۔ ہر حیوان کے جوڑے میں مادہ خلقی طور پر کمزور پیدا کی گئی ہے۔

لہذا عورتوں میں اس کمزوری کو اسلامی پردہ کی طرف منسوب کرنا نادانی ہے۔ اسلام نے عورت کو کسی ایسے امر کا مکلف نہیں بنایا۔ جو اس کی روحانی۔ اخلاقی یا جسمانی رذالت کا موجب ہو۔

عورتیں ایک لمبے عرصہ سے مظلومانہ زندگی بسر کرنے پر مجبور کی گئیں۔ اور انہیں ان کے حقوق سے محروم کیا گیا۔ جس کا نتیجہ ہے کہ موجودہ وقت میں عورتیں اپنے حقوق کے مطالبہ میں افراط سے کام لے رہی ہیں۔ اسلامی احکام ہر قسم کی افراط و تفریط سے پاک ہیں۔ اسلام نہ عورتوں کے لئے بیجا آزادی کا روادار ہے۔ اور نہ ان کی مظلومیت کا حامی۔ مذہبی حقوق میں عورت کو بلا کم و کاست مساویانہ حیثیت حاصل ہے۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ تمدنی احکام میں بھی عورت کی فطری کمزوری پر مترتبہ احکام کو نظر انداز کر کے مساوی حیثیت موجود ہے۔ اسلام نے علوم ظاہری و باطنی سے آراستگی جیسے لڑکوں کے لئے ضروری قرار دی ہے۔ ویسے ہی لڑکیوں کی تعلیم کو فرض قرار دیا ہے۔ طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ۔ الحدیث۔ اس کی تاکید کے لئے ارشاد ہوا ہے۔ کہ عورت کی تعلیم کے متعلق۔ باپ۔ خاوند اور بیٹے سے اپنے اپنے دائرہ کے مطابق جواب طلب کیا جائے گا۔ پھر نکاح سے پیشتر آزادانہ انتخاب کے لئے جو اختیارات مرد کو دئے گئے وہی عورتوں کو حاصل ہیں۔ بعد نکاح ناگزیر حالات کے پیش آنے پر قطع تعلق کے لئے ہر دو کو پورے حقوق دئے گئے وراثت میں عورت کی محدود ضروریات کے لئے وسیع حقوق رکھے گئے۔ غرض ہر پہلو سے کامل تعلیم دی۔

عقد زوجیت کے بعد ہر عورت اور مرد ایک نئے دور زندگی میں قدم رکھتے۔ اور ایک نیا رشتہ اور پیوند قائم ہوتا ہے جس سے ہر دو کی حیثیت میں ایک قدرتی فرق پیدا ہو جاتا ہے۔ افسوس کہ یہ عرصہ زندگی جسے قرآن پاک نے مودۃ اور الفت کا بہترین زمانہ بتلایا تھا۔ اور اس محبت کو بادسموم کے جھونکوں سے بچانے اور پائدار بنانے کے لئے نہایت اعلیٰ قوانین بیان فرمائے تھے۔ ان کو پس پشت ڈالنے کے باعث خارستان بن رہا ہے۔ اور فریقین اسے تلخ پیالہ سمجھ رہے ہیں۔ اسلام نے فرمایا۔ ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف وللرجال علیھن درجۃ (بقرہ ع ۲۸) کہ عورتوں کے ویسے ہی حقوق ہیں۔ جو مردوں کے ہیں۔ ہاں مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے۔ وہ کیا فضیلت ہے؟ فرمایا۔ الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضھم علی بعض وبما انفقوا من اموالھم الآیۃ (نساء ع ۶) مردوں کو عورتوں پر نگران مقرر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرد بھی آپس میں ماتحت و افسر ہیں۔ یہ ایک قدرتی تفضیلت ہے۔ اور کیونکہ وہ عورتوں کے نان نفقہ کے ذمہ دار ہیں۔

گویا فضیلت کا انحصار محض امارت تک محدود ہے اور اس کی وجہ ذمہ داری کا بوجھ ہے۔ اس لئے قرآن مجید نے عورت سے طلب کیا ہے۔

فالصالحات قانتات حافظات للغیب الآیۃ (پ ۵ ع ۲) کہ وہ نیکوکار اور دعا کرنے والی اور اپنے خاوندوں کی فرمانبرداری کرنے والی ہوں۔ ہاں یاد رہے کہ جہاں پر اسلام نے عورت کو مرد کی بہترین رفیق زندگی بننے کی تلقین کی ہے۔ وہاں پر مردوں کا معیار نیکوکاری ہی عورتوں سے حسن سلوک قرار دیا ہے۔ فرمایا "خیرکم خیرکم لاھلہ" زیادہ اچھا وہ ہے جو اپنی بیوی سے اچھا سلوک کرے۔ آنحضرت صلعم نے ایک لاکھ چوبیس ہزار مسلمانوں کو جبل عرفات سے آخری پیغام دیا۔

"دیکھو عورتوں کے ساتھ کبھی بدسلوکی نہ کرنا۔ ان سے ہمیشہ مہربانی سے پیش آنا" (سوانح عمری محمد صاحب صلعم ۱۲۸)

اس قسم کی بیسیوں آیات و احادیث موجود ہیں جن میں فریقین بالخصوص مردوں کے لئے زریں ہدایات بیان کی گئی ہیں۔ قرآن پاک نے مرد کو بیوی کے اخراجات کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔ اس کی سہولیت بہم پہونچانے کا اسے حکم دیا ہے اور پھر سورۂ نور میں علیحدہ مکان کا حق بھی قائم کیا ہے۔ غرض جو زندگی کی ضروریات ہیں۔ ان کے متعلق تفصیلی احکام بیان فرمائے ہیں۔ عورتوں کی شہادت کو قبول کیا ہے۔ مگر ان کی فطری کمزوری اور قلیل تجارب کے ماتحت دو عورتوں کی شہادت کو ایک مرد کی شہادت کے برابر قرار دیا ہے۔ گویا ہر پہلو سے افراط و تفریط سے پاک تعلیم ہے۔

میں اپنے مسلم بھائیوں اور بہنوں سے اپیل کرتا ہوں کہ اپنے اپنے حقوق سے تجاوز نہ کریں۔ کیونکہ ایسا تجاوز کسی کے لئے بھی مفید نہیں۔ اور نہ ہی دیرپا ہوگا۔ ہندوستان میں عورتیں بہت پس افتادہ ہیں۔ مسلم خواتین اپنے دائرہ میں بہت پیچھے ہیں۔ مسلم مردوں کا فرض ہے۔ کہ انہیں اسلامی حقوق دیں۔ لیکن مسلم عورتوں کو چاہیے کہ دنیا کی زہر آلود نام نہاد "تحریک آزادی" کا مطالبہ نہ کریں۔ کیونکہ وہ قائم نہ رہ سکے گی۔ اور نہ ہی ان کے لئے مفید ثابت ہوگی۔

خاکسار

اللہ دتا جالندھری

قادیان

محترمہ عائشہ مرحومہ کے حالات زندگی

میری بیوی جو مجھے بہت پیاری تھی خدا تعالیٰ کی مصلحت کے ماتحت جسمانی طور پر مجھ سے علیحدہ ہو گئی ہے خدا کے رسول مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اگست ۱۹۰۷ء میں میاں بیوی بنایا تھا۔ جتنا عرصہ زندہ رہی۔ اپنی ہر حالت پر قانع رہی۔ مصائب میں صابر تھی۔ اور جزع فزع کی اسے اصلا عادت نہ تھی۔ عام عورتوں کی طرح تبرج کی کوئی ایسی شائق نہ تھی۔ ماں باپ کی فرمانبردار اور مطیع تھی۔ والدین کے آگے چون و چرا کبھی نہ کرتی تھی۔ جو کھانے کو دیتے۔ وہ کھاتی اور جو پہننے کو دیتے وہ پہنتی۔ مارچ ۱۸۸۳ء میں پیدا ہوئی تھی۔ جب مدرسہ میں پڑھتی۔ تو ہفتہ میں صرف ایک پیسہ سیاہی۔ قلم اور کاغذ کے لئے ملا کرتا تھا۔ کھانے کو اس نے کبھی نہیں مانگا۔ بارہ برس کی ہوئی۔ والد نے اپنے ایک اتقاء کی بناء پر مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کے عقد میں بغیر خطبہ و مہر مقرر کرنے کے صرف مسجد میں چند لوگوں کے روبرو دیدیا۔ پندرہ برس کی عمر میں وہ دارالامان میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آئیں۔ اور ۱۸۹۸ء کی آخری سہ ماہی میں ان کا نکاح مولوی عبدالکریم صاحب کے ساتھ بواسطہ مسیح موعود علیہ السلام پھر منعقد ہوا ۱۱ر اکتوبر ۱۹۰۵ء کو مولوی صاحب موصوف فوت ہوئے۔

قریباً سات برس ان کی زوجیت میں رہیں۔ انہی ایام کے متعلق وہ روایت ہے۔ جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے اپنی کتاب سیرۃ المہدی حصہ دوم کے صفحہ ۷۹ پر ۴۰۸ میں لکھی ہے۔ اور جو یہ ہے:۔

"ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ایک بچہ نے گھر میں ایک چھپکلی ماری۔ اور پھر اسے مذاقاً مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی چھوٹی اہلیہ پر پھینک دیا۔ جس پر مارے ڈر کے ان کی چیخیں نکل گئیں۔ اور چونکہ مسجد کا قرب تھا۔ ان کی آواز مسجد میں بھی سنائی دی۔ مولوی عبدالکریم صاحب جب گھر آئے تو انہوں نے غیرت کے جوش میں اپنی بیوی کو بہت کچھ سخت سست کہا۔ حتیٰ کہ ان کی یہ غصہ کی آواز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نیچے اپنے مکان میں بھی سن لی۔ چنانچہ اسی واقعہ کے متعلق اسی شب حضرت صاحب کو یہ الہام ہوا کہ "یہ طریق اچھا نہیں اس سے روک دیا جائے مسلمانوں کے لیڈر عبدالکریم کو"۔ لطیفہ یہ ہوا کہ صبح مولوی صاحب مرحوم تو اپنی اس بات پر شرمندہ تھے اور لوگ انہیں

مبارکبادیں دے رہے تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ان کا نام مسلمانوں کا لیڈر رکھا ہے۔

عین جلسہ ۱۹۲۷ء کے ایام میں سیرت المہدی حصہ دوم چھپ کر قادیان آئی۔ جب میں نے روایت ۴۰۸ کو پڑھا۔ تو مرحومہ کو پڑھ کر سنائی۔ اس وقت بالکل تندرست تھیں۔ انہوں نے اس کی تصدیق کی۔ اور کہا بچہ سے مراد خود راوی یعنی حضرت میاں صاحب ہیں۔

غالباً ۶ راگست ۱۹۰۶ء کی نماز ظہر کے وقت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے حضرت استاذی المکرم مولوی نورالدین صاحب سے فرمایا کہ کیا غلام محمد کا نکاح ہو چکا ہے یا نہیں۔ حضرت مولوی صاحب نے اسی روز بعد از ظہر مجھسے دریافت فرمایا اور کہا کہ حضرت صاحب کا ارادہ ہے کہ عائشہ کے ساتھ تمہارا نکاح کیا جائے۔ تمہاری کیا رائے ہے۔ میں ایام رخصت کی وجہ سے علی گڑھ سے قادیان آیا ہوا تھا کیونکہ میں اس وقت بی۔ اے میں تعلیم پا رہا تھا۔ میں نے عرض کی مجھے حضرت صاحب کا حکم بسر وچشم منظور ہے۔ ۷ راگست ۱۹۰۶ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مندرجہ ذیل رقعہ حضرت استاذی المکرم مولوی نورالدین اعظم کو لکھا۔

مخدومی مکرمی حضرت مولوی صاحب سلمہٗ

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ۔ جو امر یعنی دختر شادی خاں کی نسبت میں نے بیان کیا تھا۔ ابھی اس کو کوئی وعدہ نہیں دینا چاہیئے۔ کیونکہ اس لڑکی اور اس کے باپ کے منشاء سے ہمیں اطلاع نہیں صرف گمنام طور پر بغیر تصریح کسی کے نام کے اس سے دریافت فرماویں۔ دوسرے ایک اور موقعہ ہے یعنی شیخ نیاز احمد وزیرآبادی کی بیوی فوت ہوگئی ہے۔ وہ تو بہت مالدار ہیں ان کو بھی شادی کی ضرورت ہے۔ شاید وہ اس موقعہ کو پسند کریں۔ لیکن اگر اس جگہ اس کا نکاح ہو تو یہ فائدہ ہے۔ کہ یہ شرط کی جاوے گی۔ کہ غلام محمد اسی جگہ رہے اس طرح ایسا آدمی کسی وقت کام آسکتا ہے۔ آئندہ جو آپ کی مرضی ہو۔ مرزا غلام احمد

پھر ۱۱ راگست ۱۹۰۶ء کو مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے مندرجہ ذیل خط حضرت مسیح موعودؑ کو لکھا۔

سیدی ومولائی سلمکم اللہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت مولوی صاحب نے مجھے تحریر فرمایا تھا۔ کہ میاں شادی خاں صاحب کو بلا کر مہر کا فیصلہ کیا جائے میں نے ان کو بلایا تھا۔ وہ کہتے ہیں حضرت صاحب سے دریافت کیا جاوے۔ اس لئے حضور مناسب حکم سے مطلع فرما دیں۔ نیز مولوی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ نکاح آج ہی ہو جاوے۔ اور عائشہ کو بھی اطلاع دی جاوے۔ جیسے حضور کا ارشاد ہو کیا جاوے اگر حضور پسند فرمادیں۔ تو عصر کی نماز کے وقت ہو سکتا ہے۔ والسلام

خاکسار محمد علی

مندرجہ بالا رقعہ کی پشت پر مندرجہ ذیل جواب حضور ارقام فرماتے ہیں۔

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج میری طبیعت دوران سر کے باعث اس قدر بیمار رہی ہے کہ چارپائی سے اٹھنا مشکل تھا۔ اس وقت اٹھ کر بیٹھا ہوں۔ مگر باہر آنے کے قابل نہیں۔ میرے نزدیک پانسو روپیہ (عصہ) مہر کافی ہے۔ اس قدر مہر اس لئے تجویز کرتا ہوں کہ یہ نکاح قوم میں نہیں ہے۔ اور لڑکا ہونہار ہے۔ اس پر کوئی بوجھ نہیں ہے۔ امید کہ اس کی لیاقت اور حیثیت اس مہر سے بہت زیادہ ہو جائیگی۔ میرے نزدیک اس سے کم ہرگز نہیں۔ اگر زیادہ ہو تو مضائقہ نہیں۔

والسّلام مرزا غلام احمد

غالباً اس کے بعد دوسرے یا تیسرے روز بعد نماز عصر حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے صحن میں مجلس نکاح منعقد ہوئی تھی جہاں آج کل مدرسہ خواتین ہے۔ اس نکاح کو حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے بڑے اہتمام کے ساتھ اپنے گھر میں سرانجام دیا۔ حضرت صاحب خود موجود تھے۔ اور حضرت مولوی استاذی المکرم نورالدین صاحب نے خطبہ نکاح پڑھا۔ دوران خطبہ میں کچھ قطرات بارش بھی پڑے تھے۔ اور حضور نے دعا فرمائی۔ اور ارشاد فرمایا تھا۔ کہ یہ نکاح مبارک ہوگا۔ کیونکہ رحمت الٰہی باران رحمت کی شکل میں نزول فرما ہوئی ہے۔

حضور کو مرحومہ کی خدمت حضور کے پاؤں دبانے کی بہت پسند تھی۔ حضور نے ایک دفعہ مرحومہ کو دعا دے کر فرمایا۔ کہ اللہ تجھے اولاد دے۔ حضور کی دعا سے مرحومہ کے چھ بچے پیدا ہوئے۔ ایک لڑکی اور پانچ لڑکے جن میں سے ایک فوت ہوگیا ہے۔ اور چار لڑکے اور ایک لڑکی زندہ موجود ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو خادم دین بنائے۔ آمین ثم آمین

خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ کو پورا کیا۔ کہ "اگر اس جگہ اس کا نکاح ہو تو یہ فائدہ ہے کہ یہ شرط کی جاوے گی کہ غلام محمد اسی جگہ رہے"۔ حضور نے مجھ سے یہاں رہنے کی کسی وقت شرط نہیں کرائی تھی۔ مگر خدا کی شان ہے۔ کہ میں یہاں رہا۔ اور میں نے زندگی وقف کرنے کی درخواست حضور کو دی۔ جو مفتی محمد صادق صاحب کے پاس رکھی گئی تھی۔ اس کو پورا کرنے کے لئے میں نے نورالدین اعظم کو کہا کہ مجھے تبلیغ کے لئے باہر بھیجا جائے۔ کیونکہ میرا قول ہی قول نہ رہے۔ بلکہ میرا عمل اس کی تصدیق کردے۔ چنانچہ اسی عہد کو پورا کرنے کے لئے خلافت ثانیہ میں سب سے پہلے میں تبلیغ کے لئے باہر گیا۔ پھر دین متین کی خاطر مرحومہ نے سمندروں کا سفر اختیار کیا۔ اور ہزاروں میل اپنے اعزہ واقارب سے جدا ہو کر میرے پاس پہونچی۔ اور تبلیغ میں ہاتھ بٹا کر ثواب میں شامل ہوگئی۔ وہاں کی بنات کو قرآن شریف جیسی نعمت دی اور اپنے اعلیٰ نمونہ سے تمام احمدی خواتین کے قلوب کو تسخیر کرلیا۔ جب ہم وہاں سے آنے لگے تو سب عورتیں زار زار رو رہی تھیں۔ احمدیان مارشس بالکل آنے نہیں دیتے تھے۔ یہ خدا کی شان ہے کہ ہم کو کشاں کشاں لے آیا۔ اور اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے کلمات طیبات کو پورا کردیا کہ میں اس کے انجام بخیر کا ذمہ وار ہوں۔

مرحومہ پندرہ برس کی تھی جب قادیان آئی۔ سات برس کے بعد بیوہ ہوئی۔ دس ماہ کے بعد میری رفیق زندگی بنی۔ ۲۵ رنومبر ۱۹۱۷ء کو مارشس کی زمین پر اتری۔ ۲ رمارچ ۱۹۲۷ء کو مارشس سے رخصت ہوئی۔ ۲۶ رمارچ کو قادیان واپس آئی۔ اور پورے دس ماہ بعد ۱۶ رجنوری ۱۹۲۸ء کو ہم سے رخصت ہوکر رفیق اعلیٰ سے جا ملی۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھَا وَارْحَمْھَا وَارْفَعْ دَرَجَتَھَا فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْن ٭

میں نے اس کو کیسا پایا۔ میں نے اس کے مختصر حالات سے ثابت کیا ہے۔ کہ فرمانبردار بیٹی صالحہ اور قانتہ بیوی اور مہربان اور ہمدرد ماں تھی۔

مرحومہ کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے حسب ذیل تعزیت نامہ ارسال فرمایا۔

عائشہ بیگم صاحبہ کی وفات کا بہت صدمہ ہوا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بہت سی خوبیاں ان میں تھیں۔ کہ جو ان کی یاد کو تازہ رکھینگی۔ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضلوں کا انہیں وارث بنائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی اللہ تعالےٰ کا ان سے خاص سلوک تھا۔ کہ قادیان میں لاکر وفات دی۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ کے بچوں اور باقی سب اقربا کا خود ہی غمگسار ہو۔ والسّلام۔

مرزا محمود احمد

میں نے اسکو قانتات حافظات للغیب بما حفظ اللہ میں سے پایا۔ پس وہ صالحہ تھیں۔ شریعت کی پابند نمازی۔ روزہ دار۔ زکوٰۃ ادا کرنے والی۔ مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کے احکام پر چلنے والی چندوں میں حصہ لینے والی بے نفس۔ احمدی خواتین کی خیرخواہ ان کے درد میں شریک ہونے والی۔ مارشس کی عورتوں میں ہردلعزیز۔ اپنے خاوند کو دل سے چاہنے والی قاصرۃ الطرف [illegible] اس کی دلی مراد تھی کہ وہ مجھ سے پہلے مرے اور [illegible] سوانح پھر لکھوں گا انشاء اللہ

راقم خاکسار غلام محمد

شہر سیالکوٹ میں تبلیغی جلسے

الحاج نیر صاحب جب احمدیہ گرلز سکول کے افتتاح کی تقریب پر تشریف لائے۔ تو اس وقت ان کا ایک پبلک لیکچر بعنوان ہمارا شفیع کون ہو سکتا ہے۔ نہایت کامیابی سے ہوا اس کے چند روز بعد مسیحی صاحبان کی طرف سے لیکچروں کا انتظام ہوا۔ جس کے سلسلہ میں پادری سلطان محمد صاحب پال کے تین لیکچر بھی ہوئے۔ پادری صاحب نے لیکچروں کے دوران میں مسلمانوں کو چیلنج بھی دئے۔ جن کے جواب میں ہماری طرف سے "چیلنج منظور" کے عنوان سے اشتہار شائع کیا گیا۔ چونکہ پادری صاحب نے خاموشی اختیار کر لی۔ اس لئے ہماری طرف سے ایک دوسرا اشتہار تعجب خیز خاموشی پھر شائع کیا گیا۔ جس کے جواب میں پادری صاحب نے اپنے جلسے میں فرمایا۔ کہ وہ قادیانیوں کے ساتھ بوجہ ان کے کافر ہونے کے مناظرہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں یکم مارچ کو مسیحیوں کے لیکچر ختم ہو گئے۔ اور اسی دن شام کو مولوی اللہ دتا صاحب تشریف لے آئے۔ اس پر ۲ مارچ کی صبح کو بذریعہ اشتہار کے اعلان کیا گیا۔ کہ مولوی صاحب کا لیکچر قرآن شریف اور موجودہ بائیبل پر ہو گا۔ اور بعد میں مسیحی صاحبان کو سوال کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ مولوی صاحب نے نہایت احسن طریق پر قرآن شریف اور بائیبل کی تعلیم کا موازنہ کیا۔ لوگ کثرت سے آئے ہوئے تھے۔ اور مسیحی صاحبان نے اس دن کوئی سوال نہ کیا۔

دوسرے دن چونکہ پادری سلطان محمد صاحب پال اور شیخ عبد القادر صاحب بیرسٹرایٹ لاء کے درمیان مناظرہ کے لئے خط وکتابت ہو رہی تھی۔ اور عام طور پر امید کی جاتی تھی کہ مناظرہ ضرور ہو جائے گا۔ اس لئے ہماری طرف سے کسی لیکچر کا انتظام نہ کیا گیا۔

اسی شام کو پادری صاحب موصوف اور ان کے احباب سے میری ملاقات ہوئی۔ اور ایک گھنٹہ تک گفتگو ہونے کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ پادری صاحب اس امر پر رضامند ہو گئے۔ کہ ان کو بائیبل مقدس کے محاسن بیان کرنے کا موقع دیا جائے۔ اور ہماری طرف سے مولوی صاحب قرآن حکیم کی خوبیاں بیان فرمائیں۔ چونکہ ۴ مارچ کو موسم خراب تھا اس لئے بجائے کھلی جگہ کے لیکچروں کا انتظام ٹاؤن ہال میں کیا گیا۔ لوگ کثرت سے آئے۔ جن میں عیسائی بھی بہت تھے۔ اور چند مسیحی خواتین بھی تشریف لائیں [illegible] کے بیٹھنے کے لئے علیحدہ انتظام کیا گیا۔ گو ہال بھی [illegible] لیکن احباب اس کثرت سے تشریف لائے۔ کہ بعض کو بامر مجبوری واپس ہونا پڑا۔ اور بعض برآمدوں میں جہاں تک آواز پہونچتی تھی کھڑے رہے۔ لیکچر ٹھیک ساڑھے چار بجے شام شروع ہوا۔ اور پادری سلطان محمد صاحب پال کی تقریر سینتالیس ۴۷ منٹ تک ہوئی۔ پادری صاحب موصوف نے احمدی جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ کہ ان کو بائیبل مقدس کے محاسن بیان کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ پھر آپ نے نہایت مبسوط تقریر فرمائی۔ اور توحید کے بارہ میں بائیبل سے حوالہ جات پیش کر کے اس مسئلہ کو ایسا صاف طور پر بیان کیا کہ تثلیث کا لفظ ایک دفعہ بھی تمام تقریر کے دوران میں ان کے منہ سے نہ نکلا۔ آپ کے بعد مولوی صاحب کی تقریر شروع ہوئی۔ آپ نے قرآن شریف کے محاسن ایسے خوش اسلوبی سے بیان کئے کہ حاضرین نہایت محظوظ ہوئے۔ نیز قرآن کریم کا ہر ایک دعویٰ معہ دلائل پیش کیا اور توحید باری تعالےٰ بیان کرتے ہوئے خدا تعالےٰ کے صفات کا ایسا دلکش نقشہ کھینچا۔ کہ حاضرین عالم وجد میں نظر آتے تھے۔ پھر جو احسانات قرآن شریف نے فرقۂ نسوان پر کئے۔ اور جن مظالم سے انہیں بچایا۔ وہ بیان کئے۔ مولوی صاحب موصوف نے نہایت احسن طریق پر ان خوبیوں کا ذکر بھی فرمایا۔ جو انعامات قرآن شریف کی تعلیم پر چلکر ایک مسلم اس دنیا اور آخرت میں حاصل کر سکتا ہے۔

یہ لیکچر خدا تعالےٰ کے فضل اور کرم سے بہت کامیاب ثابت ہوا۔ اس کے بعد ۵-۶ مارچ کو مولوی صاحب کے دو لیکچر ہوئے۔ ایک مظہر خدا پر اور دوسرا مسئلہ شفاعت پر۔ حاضرین ہر روز کثرت سے آتے رہے۔ اور نہایت شوق واطمینان سے سنکر جاتے رہے۔ خاکسار حکیم محمد ابراہیم سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ سیالکوٹ شہر

گجرات میں عیسائیوں سے مباحثہ

ہمیں گجرات کے چند پادری صاحبان سے زبانی طور پر معلوم ہوا کہ ۲۶ لغایت ۲۸ فروری ۱۹۲۸ء ان کا جلسہ ہے۔ اور پادری عبد الحق صاحب تشریف لا رہے ہیں۔ اور یہ بھی کہا گیا کہ ہر روز لیکچر کے خاتمہ پر ایک گھنٹہ تک سوال وجواب کا بھی موقعہ ہو گا۔ چنانچہ اس کے مطابق

ہم نے مرکز سے مولانا اللہ دتا صاحب جالندھری (مولوی فاضل) کی تشریف آوری کیلئے اجازت حاصل کی مگر اچانک ہی ۲۵ کو نیچر صاحب مشن سکول" کی طرف سے اشتہار تقسیم کئے گئے کہ پادری صاحب تشریف لے آئے ہیں۔ اور آج رات کے [illegible] بجے ان کا لیکچر ہو گا۔ اور لطف یہ کہ لیکچر کے مضمون سے بھی اطلاع نہ دی۔

پادری صاحب نے مقررہ وقت پر "باطل مذہب" کے مضمون پر اپنی تقریر شروع کی۔ اور چند معیار پیش کئے۔ کہ جن سے ہر باطل مذہب کی پہچان ہو سکے۔ اور ان معیاروں سے عیسائیت کو منزہ ثابت کرنے کی کوشش کی۔ اسی مضمون پر ملک عبد الرحمن صاحب خادم سیکرٹری ینگ مین ایسوسی ایشن نے کامیاب سوال وجواب کئے۔ اور آیات قرآنی کے حوالہ سے ثابت کیا۔ کہ تمام نقائص سے اسلام ہی پاک ہے۔ پادری صاحب نے اس پر پردہ ڈالنے کی بہت کوشش کی۔ مگر۔ صداقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ دوسرے دن کا مضمون "کلام الہٰی" تھا۔ مولانا مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری مولوی فاضل بھی تشریف لے آئے تھے۔ پادری صاحب نے لفظی الہام سے انکار کیا مگر مولوی صاحب نے صرف دس منٹ میں بائیبل کے حوالہ سے یہ ثابت کیا۔ کہ خدا تعالےٰ موسیٰ سے بولا۔ اور کہا اے موسیٰ: اے موسیٰ" جس کا جواب پادری صاحب نہ دے سکے۔ اور زبان حال سے اپنی کمزوری کا اقرار کیا۔

تیسرے دن کا لیکچر "تحریف بائیبل" کے مسئلہ پر تھا۔ پادری عبد الحق صاحب نے اپنا تمام زور اس بات پر صرف کیا کہ کلام الہٰی میں تحریف ہے ہی ناممکن: "سچ مچ ناممکن" مگر مولوی صاحب نے بائیبل کے حوالہ سے بتایا۔ "کہ سرزمین ان کے نیچے جو اس پر بستے ہیں نجس ہوئی کہ انہوں نے شریعتوں کو عدول کیا۔ قانون کو بدلا۔ عہد ابدی کو توڑا" (یسعیاہ ۲۴/۵) علاوہ ازیں جناب مولوی صاحب نے دو مختلف سنوں کی شائع شدہ بائبلیں پیش کرتے ہوئے آیات کی ایک لمبی چوڑی فہرست پیش کی۔ جو نئے ایڈیشن سے بالکل اڑا دی گئی ہیں "مثلاً ایک فرشتہ وقت بوقت اس حوض میں اتر کر پانی ہلاتا تھا سو پانی کے ہلنے کے بعد جو کوئی پہلے اس میں اترتا تھا۔ کیسی ہی بیماری میں گرفتار کیوں نہ ہو چنگا ہو جاتا تھا" یہ آیت یوحنا ۵/۴ بائیبل مطبوعہ ۱۸۷۰ء میں موجود ہے مگر ۱۹۱۰ء میں قطعاً موجود نہیں۔ ایک دوسری فہرست میں مولوی صاحب نے وہ آیات بائیبل سے پیش کیں۔ جو بعد میں ملا دی گئیں۔ مثلاً "موسیٰ خداوند کے حکم کے موافق موآب کی سرزمین میں مر گیا۔ اور اس نے اسے موآب کی ایک وادی میں بیت فغور کے مقابل گاڑا۔ پر آج کے دن تک اس کی قبر کو کوئی نہیں جانتا" (استثناء ۳۴/۵) کیا کوئی عقلمند تسلیم کر سکتا ہے کہ یہ آیت حضرت موسیٰ پر ان کی زندگی میں الہام ہوئی تھی۔ ایک تیسری فہرست میں مولوی صاحب نے تناقضات بائیبل بائیبل کے حوالے سے پیش کئے۔ مثلاً "خدا انسان نہیں کہ جھوٹ بولے۔ نہ آدم زاد ہے۔ کہ پشیمان ہے" (گنتی ۲۳/۱۹) مگر سموئیل ۲۴/۱ میں لکھا ہے "خداوند نے ... داؤد کے دل میں ڈالا کہ ... اسرائیل اور یہوداہ کو گن" مگر ۱۔ تواریخ ۲۱/۱ میں لکھا ہے "شیطان اسرائیل کے مقابلہ میں اٹھا۔ اور داؤد کو ابھارا کہ اسرائیل کا شمار کرے"

پادری صاحب ان تینوں فہرستوں کا کچھ جواب نہ دے سکے۔ اور "سہو کاتب" کے عذر لنگ کو پیش کیا۔ مگر جناب مولانا صاحب نے فرمایا۔ کہ فن کتابت کا تعلق محض بائیبل ہی سے ہے۔ یا دوسری کتب بھی کاتبوں ہی سے لکھی جاتی ہیں کیا وجہ ہے۔ کہ قرآن کریم بھی کاتبوں سے لکھایا جائے۔ اور ایک نقطہ تک نہ بدلے۔ مگر جب انجیل مقدس "حضرت کاتب" لکھنے بیٹھیں تو "سہو پر سہو" ہوتا چلا جائے۔ اور پھر لطف یہ کہ "سہو" بھی ان آیتوں کے متعلق ہو۔ جن کی موجودگی نصاریٰ کے لئے مضر ہے۔ اور پھر "سہو کاتب" بھی ہو۔ تو ایک لفظ غلط لکھا گیا۔ مگر یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ یوحنا ۵۳/۷ سے لے کر ۱۱/۸ تک کی آیات بعض نسخوں سے نادارد ہوں۔

بالآخر پادری صاحب سخت مجبور اور لاجواب ہو کر کہنے لگے۔ کہ "یہ آیات بائیبل سے نکال دی گئی ہیں۔ تو پھر یہ نہ کہو۔ کہ بائیبل محرف ہے۔ بلکہ یہ کہو۔ کہ بائیبل کم کر دی گئی ہے"!

یہ تھا عیسائیوں کے "چوٹی کے مناظر" کا دبی زبان سے "یحرفون الکلم عن مواضعہ" کا اقرار۔

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں۔
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعان کا۔

چوتھے دن ۲۸/۲ کو جو آخری دن تھا۔ مضمون لیکچر کا اعلان نہ کیا گیا۔ جس کی وجہ گذشتہ دنوں کی شکست تھی۔ اور جس کا مزید اظہار اس طرح پر ہوا۔ کہ ہماری طرف سے تین دفعہ تحریری طور پر دریافت کیا گیا۔ مگر پادری صاحب نے جواب دینے سے انکار کر دیا۔ اس لئے عین لیکچر کے شروع ہونے پر معلوم ہوا۔ کہ آج کا لیکچر "مسیح کی آمد ثانی" پر ہے لیکچر کیا تھا۔ پادری صاحب نے دل کھول کر حضرت مسیح موعود (فداہ امی وابی) پر فحش اور گندے حملے کئے اور یہ اس لئے کہ غیر احمدی پبلک کو جوش دلایا جائے۔ مگر ہمارے فاضل مناظر نے اپنی پہلی ہی دس منٹ کی تقریر میں مناظرہ کا رنگ بدل دیا۔ آپ نے مسلمان پبلک کو پادری صاحب کے اس لیکچر کی غرض و غایت کو اچھی طرح واضح کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہم اپنے گھر کے جھگڑے گھر میں فیصل کر لیں گے۔ آج کی بحث "حضرت مرزا صاحب کی صداقت انجیل سے" کے مسئلہ پر ہے۔ آپ نے پادری صاحب کے تمام لیکچر کا دندان شکن جواب انجیل کے حوالوں سے دیا۔ اور حضرت مسیح کی آمد ثانی کو ایلیاہ کی آمد ثانی سے تطبیق دے کر حضرت مسیح موعود کی صداقت کو ثابت کیا۔ اور پادری صاحب کو کھلا کھلا چیلنج دیا۔ کہ وہ انجیل سے حضرت مسیح کی دو ایسی پیشگوئیاں دکھائیں۔ جو پوری ہوئیں۔ ہم اس کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چار پیشگوئیاں پیش کریں گے۔

مگر افسوس۔ کہ پادری صاحب نے اس چیلنج کا ذکر تک نہ کیا۔ اور اپنی خاموشی سے اپنی کمزوری پر صاد کیا۔

الحمدللہ کہ اس مضمون پر مباحثہ نہایت کامیابی کے ساتھ ہوا۔ اور غیر احمدی پبلک نے متفقہ طور پر ہماری تائید کی۔ اس مضمون کے ختم ہوتے ہی جناب مولانا نے اعلان فرمایا۔ کہ "پادری صاحب نے قرآن کریم سے وحدت الٰہی کی حد تام از روئے اسلام دکھانے کا جو چیلنج دیا ہے۔ میں اُسے منظور کرتا ہوں۔ اور اسی وقت اُس پر بولنے کو تیار ہوں۔ چنانچہ ایک گھنٹہ اس پر بحث کے لئے مقرر ہوا۔ ہمارے فاضل مناظر نے حد تام کی حد تام بیان فرماتے ہوئے پادری صاحب کے اعتراض کے آٹھ جواب دئے۔ آپ نے بدلائل منطق و فلسفہ یہ ثابت کیا۔ کہ یہ سوال ہی فلسفہ و منطق سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ پھر آپ نے قرآن کریم سے "لا الٰہ الا ھو الحی القیوم" پڑھ کر فرمایا کہ وحدت الٰہی کی حد تام "الحی القیوم" ہے۔ اور آپ نے حد تام کی تمام شرائط کو "الحی القیوم" میں ثابت کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ فلسفہ کی پیش کردہ حد تام یعنی "واجب الوجود" ناقص ہے۔ کیونکہ لغت میں اس کے تین معنی ہیں۔ مگر قرآن کی حد تام فی الحقیقت حد تام ہے۔ کیونکہ "القیوم" کا لفظ غیر اللہ پر بولا ہی نہیں جا سکتا۔

پادری صاحب نے اپنی فلسفہ دانی ثابت کرتے ہوئے ایک عربی کتاب سے کچھ عبارت پڑھی۔ چونکہ اس پر اعراب نہ تھے۔ اس لئے آپ نے عبارت غلط پڑھی۔ جناب مولوی صاحب نے آپ کی غلطی کو فوراً پکڑا۔ مگر پادری صاحب فرمانے لگے۔ کہ "دونوں طرح صحیح ہے"! گویا آپ "اجتماع ضدین" کو ممکن قرار دے رہے ہیں۔

خداوند کریم کا ہزار شکر ہے۔ کہ نہایت امن کے ساتھ کامیاب گفتگو ہوئی۔ اور باوجود اس کے کہ پادری صاحب نے مولوی صاحب کے متعلق "بکواس" اور "خرافات" وغیرہ عامیانہ الفاظ کا استعمال بھی کیا۔ مگر مولانا صاحب نے نہایت صبر و استقلال سے ایسے الفاظ کو بالکل نظر انداز کیا۔ اور اعلےٰ تہذیب کا نمونہ پیش کرتے ہوئے اسلام کا بول بالا کیا۔

خاکسار عبدالعزیز سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ گجرات

نظارت اعلیٰ کا اعلان

مجلس مشاورت کا وقت بہت قریب آگیا ہے لیکن تا حال میرے پاس صرف چار رپورٹیں پہنچی ہیں کئی سال سے جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی سالانہ رپورٹیں مفصل بھیجیں۔ تاکہ ان کی کارروائی کو شائع کیا جائے۔ امسال رپورٹ مشاورت میں تمام ناظران کی رپورٹیں شائع کرائی گئی ہیں۔ ان میں ناظر اعلےٰ کی بھی رپورٹ ہے۔ جس میں جماعتوں کی رپورٹوں پر تبصرہ ہوتا ہے۔ پس اس تبصرہ کے ذریعہ سے انجمنوں کی کارروائی شائع ہوتی ہے۔ غیر احمدی احباب بعض وقت ہم سے سالانہ رپورٹ مانگا کرتے ہیں۔ کہ جماعتوں کی کارگذاری کا حال معلوم ہو۔ اسی غرض سے سالانہ رپورٹوں کا شائع کرنا مناسب ہے۔ پس ہر جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی سال بھر کی کارروائی کی روئداد پبلک کے سامنے لائے۔ تاکہ تنظیم جماعت کا احساس عام مسلمانوں میں پیدا ہو کر بیداری پیدا کرے۔

ذوالفقار علی خاں۔ ناظر اعلےٰ۔

الفضل ایک ہزار مساجد میں

یہ تحریک کی گئی تھی۔ کہ ہمارے احباب ماہ رمضان المبارک میں سلسلہ احمدیہ کے آرگن الفضل کو ایک ہزار مساجد میں کم از کم تین ماہ جاری کرانے کا سامان کریں۔ اس پر جن احباب نے لبیک کہا۔ ان میں سب سے پہلا نام پیر منظور محمد صاحب کا ہے جنہوں نے فی الحال ۵ روپے نقد عطا فرمائے۔ ان کے علاوہ مفصلہ ذیل احباب نے اس میں حصہ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں برکت دے۔ اور ان کی اس خدمت اسلام کو قبول فرمائے۔

۱۔ مولوی قدرت اللہ صاحب سنور	۴
۲۔ میاں خادم حسین صاحب متعلم کالج ملتان	۱
۳۔ حافظ محمد الدین صاحب سنوری جھبور ضلع (؟)	۱۰
۴۔ ملک عزیز احمد صاحب ایبٹ آباد	۲
۵۔ حاجی عبدالواحد صاحب سوداگر مسکرا ضلع ہمیرپور	۴
۶۔ خان عبدالرحیم صاحب حصاری گڑھی حبیب اللہ	۲
۷۔ میاں احمد الدین صاحب زرگر پنڈی چری	۱
۸۔ میاں رحمت اللہ صاحب سکرٹری چک ۵۱ جنوبی	۱

۹۔ میاں عبدالکریم صاحب گوجرانوالہ ۱۔ ۱۰۔ حکیم مختار احمد صاحب شاہجہانپور ۱۱۔ بابو شاہ محمد صاحب کلرک کھاریاں ۲۔ ۱۲۔ منشی خادم حسین صاحب بھیرہ ۱۳۔ میاں محمد عبدالعزیز صاحب سکرٹری روہنکور

میں امید کرتا ہوں۔ کہ باقی ماندہ احباب بھی توجہ فرمائیں گے۔ تاکہ ماہ رمضان میں یہ تعداد ایک ہزار پوری ہو جائے۔ کیا یہ افسوس کی بات نہیں۔ کہ روپیہ گرہ سے دیکر اخبار جاری کرانا تو درکنار۔ اپنے قصبہ یا شہر کی مساجد کی فہرست مرتب کر کے بھیجنے کی تکلیف بھی گوارا نہیں کی گئی۔ یہ بے پرواہی ہے جس سے تبلیغ احمدی جماعت کے افراد سے نہیں [illegible] جا سکتی۔

(مہتمم تبلیغ و اشاعت قادیان)

اشتہار

ماہ رمضان المبارک میں فاروق بک ایجنسی قادیان کی کل کتب رعایتی قیمت میں

محصول ڈاک بذمہ خریدار

سلسلہ کی کتابیں

نام کتاب	اصلی	رعایتی
تبلیغ رسالت سوائے جلد پنجم و ششم کے۔ جلد اول دوم - سوم - چہارم - ہفتم - ہشتم - نہم - دہم - ان جلدوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کے نایاب اشتہارات ۱۸۸۷ء سے لیکر ۱۹۰۸ء تک جمع کر دیئے ہیں	لعہ ۸ر	صہ ر
خلافت محمود۔ مولوی محمد علی صاحب امیر پیغامیاں کے رسالہ مصلح موعود کا ناقابل تردید جواب	۸ر	۴ر
التنقید۔ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے رسالہ قبر مسیح کا مسکت و دندان شکن جواب	۳ر	۰۱ر
صادق کلمات۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے رسالہ ہفوات مرزا کا جواب لاجواب	۴ر	۲ر
فیصلہ الٰہی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کا آخری فیصلہ اور اس کی اصل حقیقت کا انکشاف	۷ر	۰۳ر
مرقع ثنائی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا وہ پرچہ اخبار جس میں امرتسری نے مباہلہ سے انکار کیا تھا۔	۴ر	۲ر
فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی۔ امرتسری کے مسلمات پر خدا نے جو آخری فیصلہ فرمایا۔ کہ ثناء اللہ زندہ رکھکر حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کو ثابت کر دیا۔ اس کی مکمل بحث اور اس کے ساتھ حضرت اقدسؑ کے اصل خط کا عکس اتار کر شامل کیا گیا ہے۔	۸ر	۴ر
علماء خلف۔ ندوۃ العلماء نے علماء سلف نام سے ایک کتاب شائع کی جس میں گذشتہ علماء کے اخلاق اور دینداری کے نمونے پیش کئے گئے تھے۔ خاکسار ایڈیٹر فاروق نے اس کتاب کا مصرع ثانی "علماء خلف کے نام سے لکھکر موجودہ علماء کی بیدینی اور شرارتوں اور اخلاقوں کا صحیح فوٹو اتار کر پیش کر کے دکھا دیا کہ سلف جیسے وہ تھے خلف ان کے یہ ہیں۔ ثنائی فرار اور مباہلہ سے انکار۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے جب امرتسری کو مباہلہ کیواسطے لکھا۔ امرتسری نے ہمیشہ انکار کیا اور فرار۔ اور کبھی اس فیصلہ کی طرف نہ آیا۔ اس رسالہ میں دلچسپ حالات ثناء اللہ صاحب کے ہیں۔	۷ر	۰۳ر

نام کتاب	اصلی	رعایتی
ثنائی ہرزہ درائی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کی وہ تمام گالیاں ردیف وار الف سے لیکر ی تک اس رسالہ میں جمع کر دی ہیں۔ جو ثناء اللہ نے حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفہ اولؓ و دیگر اراکین جماعت کو اپنے اخبار اہلحدیث اور مرقع کے ذریعہ دیں۔	۵ر	۰۲ر
چودہویں صدی کا یہودی۔ مولوی ثناء اللہ نے ایک رسالہ چودہویں صدی کا مسیح شائع کیا تھا۔ اس کے مقابلہ میں یہ رسالہ امرتسری کی شان میں لکھا گیا۔	۵ر	۰۲ر
احمدی نمبر اول۔ یہود و نصاریٰ کے ساتھ غیر احمدی علماء کی مماثلت حسب پیشگوئی آنحضرت صلعم ثابت کی گئی ہے	۲ر	۱ر
بحر حقیقت۔ محمد علی مونگیری علیہ ما علیہ کے مریدوں کے ایک رسالہ کا جو حضرت اقدسؑ کے خلاف شائع ہوا تھا تحقیقی جواب	۴ر	۲ر
تنقید صحیح۔ فرقہ بابیہ نے ایک رسالہ سلسلہ احمدیہ کے خلاف لکھکر یہ ثابت کرنے کی بے سود کوشش کی تھی کہ مہدی و مسیح دو وجود ہیں۔ ایک علی محمد باب اور دوسرا بہاء اللہ۔ اس کے جواب میں مولوی جلال الدین صاحب شمس مبلغ دمشق نے یہ لاجواب رسالہ لکھا ہے جس کی تردید بابیوں سے نہ ہو سکی۔ بابی مذہب سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے یہ رسالہ عجیب ہے۔	۸ر	۴ر
اذہاق الباطل۔ مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام کے سابقہ عقائد جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت و رسالت حقیقی کا اقرار ہے۔	۲ر	۱ر
ہدایات زرین۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے مبلغین اسلام و سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے جو مکمل ہدایات فرمائی ہیں۔ وہ اس میں درج کی گئی ہیں۔ ہر ایک احمدی کو جو شوق تبلیغ رکھتا ہے۔ اس ہدایت نامہ کا ہر وقت اپنی جیب میں رکھنا ضروری ہے۔ اور اس کے مطابق تبلیغ کرنے سے کبھی ناکامیابی نہیں ہوگی۔ حضور کی خواہش ہے۔ کہ ہر ایک احمدی خواندہ اس پر عمل کرے۔		

ردّ آریہ

نام کتاب	اصلی	رعایتی
تصدیق کلام ربانی۔ آریوں نے ایک رسالہ نہایت گندہ "مسلمانی کے بانی کی کہانی" نام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخانہ لکھا تھا۔ اس کا نہایت قابل دید اور لائق شنید یہ جواب ہے جس میں بڑے بڑے فلاسفر اور عیسائی مصنفوں کی قلم سے آنحضرت صلعم کی شان اعلیٰ کا ثبوت نقل کیا گیا ہے۔ اور آریوں کے کل اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔	لعہ	۸ر
ویدک توحید کا آئینہ دیکھنے کے قابل ہے۔	۲ر	۱ر
ایک مسلمان کا پیغام سکھوں کے نام قابل دید ہے۔	۲ر	۱ر
تنبیہ زبان دراز ایک آریہ کی سرزنش و گوشمالی	۰۱ر	۱ر
پیدائش عالم۔ دیانندیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ دنیا کا سلسلہ ازل سے چلا آیا ہے۔ اور پیدا شدہ نہیں ہے اس مسئلہ پر لاجواب یہ تصنیف ہے۔	۳ر	۰۱ر
رسالہ گوشت خوری مضمون نام سے ظاہر ہے	۲ر	۱ر
دھرم پال کا کچا چٹھا۔ قابل دید ہے	۱ر	۰ر
کلام الامام نظم آریوں کے رد میں حضرت اقدسؑ کی نظم	۱ر	۰ر
گائے کی عظمت پر تحقیقی نظر۔ ہندو لوگ گائے کی پرستش کیوں کرتے ہیں۔ اور کہاں سے انہوں نے یہ سیکھی ہے بے نظیر رسالہ ہے۔	۱ر	۰ر
مشین گن۔ ویدوں کے غیر الہامی ہونے پر دس فائر ایسے کئے گئے ہیں۔ کہ ویدوں کا قلعہ مسمار ہو گیا۔ اور آریہ لاجواب اور پس پا ہو چکے ہیں	۴ر	۳ر
ناربیڈو و چھوت چھات کے متعلق یہ وہ رسالہ ہے جس نے پنجاب میں اس قدر مقبولیت حاصل کی۔ کہ اب تیسری دفعہ طبع کرایا گیا ہے۔ ہر مسلمان کے ہاتھ میں یہ رسالہ ہونا ضروری ہے۔	۴ر	۲ر
کیفیت وید۔ ویدک تعلیم کا اگر نقشہ دیکھنا چاہو تو اس کو پڑھ لو۔ سب حقیقت معلوم ہو جائے گی۔	۵ر	۲ر
صاعقہ ذوالجلال۔ آریوں نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے نکاح پر جو اعتراض کیا تھا۔ اس کا ناقابل تردید جواب	۳ر	۱ر

نام کتاب	اصلی	رعایتی
عشرہ سوالات کے جوابات۔ غیر احمدیوں کے علماء نے جو سب سے بڑے دس سوالات ایسے کئے تھے۔ جنکا جواب انکے خیال میں سلسلہ سے نہیں ہو سکتا تھا۔ انکے مکمل مفصل اور مدلل ایسے جواب لکھے گئے ہیں۔ کہ انشاء اللہ قیامت تک نہ ہو سکینگے۔ چند نسخے باقی ہیں۔ جلد منگاؤ۔ بہتر کتاب ہے۔	لعہ	۸ر

التشریح الصحیح لالہامات مہدی و المسیح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۲۹ الہامات پر غیر احمدی علماء نے جو اعتراض کئے ہیں۔ ان کے تحقیقی و الزامی جوابات

نبوۃ فی الالہام و فی الاحادیث ۲ حصہ۔ قابل دید ۱۲ر-۶ر

ملنے کا پتہ: منیجر فاروق بک ایجنسی قادیان (پنجاب)

بے اولاد دوست

جو اولاد حاصل کرنے کی آرزو میں سینکڑوں روپیہ اشتہاری حکیموں کی نذر کر کے بھی کامیاب نہیں ہوئے ہمیں مفصل حالات لکھیں۔ اُن کی مراد خدا تعالیٰ کے فضل سے پوری ہوگی۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا ضروری ہے ؞

شیخ مشتاق احمد جالندھری مہتمم یونانی دواخانہ گھر قادیان

تحفہ جات کشمیر جنت نظیر

پیارے ناظرین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اس وقت ایجنسیوں، دوکانوں، کوٹھیوں کی کمی نہیں ہے براہ کرم ایک دفعہ بطور آزمائش کے ذیل کی چیزوں میں سے کوئی چیز منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔ ناپسند آنے پر ایجنسی علانیہ واپس لینے کے لئے تیار ہے۔ فہرست ایجنسی مفت ؛۔

کمبل نوایجاد سنہ ۱۹۲۸ء نہایت خوبصورت ۲½ × ۱½ گز وزن ایک سیر پختہ قیمت مع محصول ڈاک ؏ زعفران خالص ۲ روپیہ فی تولہ گل بنفشہ جنگلی ۱ و ۲۔ خالص فی سیر پختہ ۱ ، ۱۔

زیرہ سیاہ عمدہ فی سیر پختہ ہے۔ سلاجیت گھگھی فی تولہ ۸ زعفران خالص درجہ اول فی تولہ ۔ بہیدانہ خالص شیریں فی سیر پختہ ۔ اجوائن خراسانی یعنی بذر البنج فی سیر پختہ ۔ ممیرا چینی ۱ و ۲۔ ۱ ۔ ۲ فی تولہ۔ صیدوار خطائی خالص ۔ ۸ ۔ ۔ ۔ فی تولہ۔ چائے سبز اعلیٰ قسم فی سیر ۔ مغز بادام شیریں ۔ فی سیر پختہ۔ مغز بادام تلخ ۔ فی سیر پختہ مغز خروٹ فی سیر پختہ ۔ ونداسہ اخروٹ فی سیر پختہ ۸ ؏

مندرجہ اشیاء بذریعہ وی۔ پی پارسل ارسال خدمت ہونگی۔ محصول علاوہ ہوگا۔ تاجران کے لئے خاص رعایت ہے۔ جو اشیاء ناپسند ہوں۔ واپس کرسکتے ہیں ؞

المشتہر

محمد نصر اللہ خان احمدی مینیجر

کشمیر مسلم ہندو ایجنسی ہاؤس بوٹ کشمیر براستہ اننت ناگ کشمیر

قرآن شریف مترجم بطرز تیسیر القرآن

رعایتی قیمت پانچ روپے ؞

سیرت النبی کے لیکچر کی طیاری کے لئے بہترین کتاب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصنفہ

سیرت النبی ؐ

قیمت مجلد دو روپے ؞

ہندو مسلم فسادات

پر

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کا عظیم الشان لیکچر

رعایتی قیمت چھ آنے (۶؍)

عقائد احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات کا لطیف خلاصہ

رعایتی قیمت چار آنے (۴؍)

کتاب گھر قادیان

حب اٹھرا

کا نام

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب شاہی حکیم کا مجرب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب و مقبول و مشہور ہیں۔ اور ان گھروں کا چراغ ہیں جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین اور خوبصورت اور اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہوکر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲ ۔ شروع حمل سے آخیر رضاعت تک قریباً ۹ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ اکٹھا منگانے پر فی تولہ ۱۰ لیا جائیگا ؞

ملنے کا پتہ

عبد الرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

طالب علموں لیکچراروں و دیگر اصحاب تحریر و تقریر پیشہ کیلئے

عجیب التاثیر تحفہ

نہایت معتبر اور بارہا دفعہ کی آزمودہ مستقل طور پر دل و دماغ کو طاقت پہونچا کر حافظہ کی قوت کو بحال ہی نہیں بلکہ ہمیشہ کے واسطے قائم رکھنے والی اور بے خطا ایجاد ہے۔ اس کے استعمال سے صرف ایک ہفتہ میں قوت ذہنی کے علاوہ جسم کی تیاری میں حیرت انگیز تبدیلی واقعہ ہو جاتی ہے۔ علاوہ اس کے مصفّی خون اور مقوی اعصاب بھی ہے۔ جس نے ایک دفعہ آزمائش کر لی ہے وہ ہمیشہ کیلئے جسم اشتہار بن گیا ہے۔ نمونہ محصولڈاک کیلئے دو آنہ کے ٹکٹ بھیجکر مفت طلب فرمائیں قیمت ایک ہفتہ کا کورس ۲؍ ۔ دو ہفتہ کیلئے ۳؍ محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ۔ مینیجر سیلیکٹ میڈیکل ہال روڑپڑ ضلع انبالہ پنجاب

الفضل میں اشتہار دینا بہت مفید ہوگا کیونکہ اسے ہندوستان اور ہندوستان سے باہر کے ہزاروں مختلف الاحوال لوگ بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔ مینیجر

بہروں کی شنوائی کا سامان

بہت سے لوگ بالخصوص وہ جو بہرے ہیں۔ یا جن کے دماغوں میں غوغہ محسوس ہوتا ہے۔ یا ناک میں آواز آنے کی بیماری ہے یہ معلوم کر کے بہت خوش ہونگے۔ کہ حال ہی میں ایک چھوٹا اور نہایت ہی مفید آلہ ان بیماریوں کے مستقل علاج کے لئے دریافت ہوا ہے۔ جسے ٹنی ٹس کہتے ہیں۔ اس آلہ کے ذریعہ اس وقت تک سینکڑوں ان بیماریوں کے شدید اور لاعلاج بیمار شفا پا چکے ہیں۔ اگر کوئی ان بیماریوں کا مبتلا مزید معلومات اس آلہ کے متعلق حاصل کرنا چاہے۔ تو سیکرٹری سے خط و کتابت کرے۔ جو خوشی سے ان کو مکمل معلومات معہ شہادتوں اور اخراجات کے نوٹسوں کے بہم پہونچائیگا۔ پھر قیمتی وقت بچانے کے لئے یہ آلہ فوری سامان اور ادویات کے ۹ روپیہ کا منی آرڈر آنے پر ہر پتہ پر بھیجا جاسکتا ہے۔ فرمائش کے وقت اس اخبار کا حوالہ ضرور دیں ؞

Larmalene Co: [illegible]
Kent. England

ہندوستان کی خبریں

—— نئی دہلی ۱۳ مارچ۔ مسٹر اینڈرسن ایڈیشنل مجسٹریٹ نے آج اس مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا جس میں ہندوستان ٹائمز کے رپورٹر مسٹر جیون لال اس الزام میں ماخوذ تھے۔ کہ انہوں نے اسمبلی کے اجلاس سے پیشتر سر باسل بلیکیٹ رکن مالیات حکومت ہند کی بجٹ تقریر چھاپ کر بیچنا شروع کر دی۔ مجسٹریٹ نے ملزم کو دفعہ ۴۵۳ تعزیرات ہند کی بجائے دفعہ ۳۷۹ کے ماتحت مجرم قرار دیا۔ اور اسے دو سو روپیہ جرمانہ یا بصورت عدم ادائگی جرمانہ تین ماہ قید محض کی سزا دی ۔

—— دہلی ۱۰ مارچ۔ افغانستان سے جو اخبارات یہاں پہونچے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ کابل میں دوسری بار بہت زیادہ برف باری ہوئی۔ تین دن اور تین رات لگاتار برف پڑتی رہی جس سے وہ ۳۴ انچ اونچی ہوگئی۔ کابل میں قحط کے حالات پائے جاتے ہیں۔ جانوروں کی کمی کی وجہ سے کئی بوچڑوں کو اپنی دوکانیں بند کرنی پڑی ہیں۔ میونسپلٹی کے صدر کے حکم کے مطابق کئی بوچڑ گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

نئی دہلی ۱۰ مارچ۔ اسٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ کی سفارشات کو نامنظور کر دینے پر مسٹر جناح نے حکومت کے رویہ کی مذمت کرنے کے لئے التوائے اجلاس کی تحریک پیش کی۔ تحریک مذکور پر تقریباً ایک گھنٹہ بحث ہوئی۔ ۴۱ کے مقابلہ میں ۶۰ ووٹوں سے تحریک پاس ہوگئی ۔

—— لاہور ۱۲ مارچ۔ آج ۲½ بجے بعد دوپہر کے قریب جھگیاں سکلیگران نزد گورنمنٹ پریس میں خوفناک آتشزدگی کی واردات ہوئی۔ یہ چھپر ایک میدان میں ڈالے گئے تھے۔ اور تعداد میں پچاس ساٹھ تھے۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک عورت نے اپنے خاوند سے لڑ کر چھپر کو دیا سلائی لگا دی۔ آن کی آن میں آگ نے بہت سی جھگیوں پر قبضہ جما لیا۔ دو میونسپل فائر انجن موقعہ پر پہونچ گئے۔ تیس کے قریب جھگیاں جلکر خاک سیاہ ہو چکی تھیں۔ فائر انجنوں نے باقی جھگیوں کو بچا لیا ۔

—— لاہور ۱۲ مارچ۔ آج ہائیکورٹ کے بنچ کے اجلاس میں پورن چند دلال کے قاتل کالا کی اپیل کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ عدالت سیشن سے ملزم کو کالے پانی کی سزا ہوئی تھی۔ عدالت اپیل نے کالے پانی کی بجائے ملزم کو پھانسی کا حکم دیا ۔

—— لاہور ۱۲ مارچ۔ کشن دین اور لال دین کی اپیل کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ ملزمان کے خلاف الزام یہ تھا کہ انہوں نے گذشتہ فسادات لاہور میں لالہ رام لال سوری [illegible]

ہمراہیوں پر حملہ کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لالہ رام لال سوری کا ملازم مہر چند مارا گیا۔ اور لالہ رام لال کو بھی ضربات آئیں۔ عدالت سشن نے ملزمان کو زیر دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند ساڑھے چار چار سال قید سخت کی سزا دی تھی۔ عدالت اپیل نے سزا کو بحال رکھا ۔

—— لاہور ۱۳ مارچ۔ آج ساڑھے چار بجے شام کے آل انڈیا مسلم لیگ انجمن اسلامیہ اور انجمن حمایت اسلام کی طرف سے ایک وفد سائمن کمیشن کے پاس ان کے جائے قیام واقعہ دفتر نارتھ ویسٹرن ریلوے ایمپرس روڈ میں گیا۔ اس وفد میں سر عبد القادر، سر محمد شفیع، نواب سر ذوالفقار علی خاں، سر محمد اقبال، نواب محمد علی کے علاوہ اور بھی کئی اصحاب شامل تھے ۔

—— لاہور ۱۳ مارچ۔ آج سائمن کمیشن عدالت عالیہ لاہور میں گیا۔ اور ڈویژنل بنچ کی کارروائی کا ملاحظہ کرتا رہا۔ یہ بنچ سر شادی لال چیف جسٹس اور مسٹر جسٹس براڈوے پر مشتمل تھا ۔

—— چھ دنوں کی ہڑتال کے بعد کلکتہ کے خاکروب جنہوں نے گذشتہ اتوار کو کام موقوف کر دیا تھا۔ کام شروع کرنے پر راضی ہوگئے ۔

—— دہلی ۱۳ مارچ۔ آج اسمبلی میں پنڈت موتی لال نہرو نے سائمن کمیشن کے اخراجات کے مطالبہ کو نامنظور کرنے کی تحریک پیش کی۔ جو ۵۹ رائوں کے مقابل ۶۴ رائوں سے پاس ہوگئی ۔

—— ایسٹر کی تعطیلات کے سلسلہ میں واپسی ٹکٹ ۳۰ مارچ سے ۹ اپریل تک جاری کئے جائیں گے جن کی میعاد ۳۰ اپریل تک ہوگی۔ - - - - کرایہ میں مندرجہ ذیل رعائتیں ہونگی ۔

فسٹ اور سیکنڈ کلاس	۱½ کرایہ میں واپسی ٹکٹ
انٹر کلاس	۱½ " " " "
تھرڈ کلاس	۱¾ " " " "

—— لاہور ۱۴ مارچ۔ آج پنجاب کونسل میں سر فضل حسین نے سائمن کمیشن سے ملکر کام کرنے کے لئے سات نمائندوں کی ایک کمیٹی مرتب کرنے کی تحریک پیش کی۔ ووٹ لینے پر یہ تحریک کثرت رائے سے منظور ہوگئی ۔

—— ناسک ۱۳ مارچ۔ آج جگت گورو شنکر اچاریہ نے مس ملر کی شدھی کی رسم ادا کی۔ اس موقعہ پر کثیر التعداد ہندو موجود تھے نیز بہت سے یوروپین اور ہندوستانی سیاح بھی شامل تھے۔ مس ملر کا ہندوانہ نام دیوی شرمشٹھا رکھا گیا ہے۔ وہ شدھی کے وقت ہندوانہ لباس پہنے تھی۔ اور ننگے سر تھی ۔

ممالک غیر کی خبریں

—— دولت جمہوریہ ترکیہ نے ان روسی پناہ گزینوں کو جو قلمرو ئے ترکی میں آباد ہیں۔ حکم دیا ہے کہ وہ ۶ فروری ۱۹۲۹ء تک اپنے وطن چلے جائیں ۔

—— لنڈن ۱۰ مارچ۔ ملک حبش کے نائب السلطنت شہزادہ راس طفاری کی نوجوان لڑکی شہزادی "یاشمع بیت" معہ اپنی دایہ کے آج صبح بکنگھم میں ملک معظم اور ملکہ معظمہ کی خدمت میں پیش کی گئی ۔

—— نیو یارک ۱۰ مارچ۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ نیو یارک کی فاکس برادرس بین الاقوامی کارپوریشن کو ترکی گورنمنٹ نے ۱۵۰ میل ریلوے لائن تعمیر کرنے کا ٹھیکہ ۲ کروڑ ڈالر میں دیا ہے۔ اس ٹھیکہ میں دریاؤں کے بند بنانا۔ ڈام باندھنا جدید نمونہ کی گودی بنانا۔ اور بنادر مرسینا اور سامسون میں مال اتارنے چڑھانے کے لئے سہولتیں پیدا کرنا بھی داخل ہیں ۔

—— سانٹو ڈومنیکو (امریکہ) ۱۱ مارچ۔ سان ٹومس کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ کوہ ہرا ط کے یک بیک نیچے آجانے سے تین صد اشخاص ملبے کے نیچے دب کر مر گئے۔ اور متعدد مکانات پیوند خاک ہو گئے پہاڑ رات کے وقت یک بیک نیچے آگرا۔ تاحال ایک سو چالیس نعشیں برآمد ہو چکی ہیں ۔

—— لنڈن ۱۱ مارچ۔ اس ہفتے برطانیہ میں سائبیریا جیسا موسم رہا۔ ملک کے ہر گوشے میں زبردست برف باری ہو رہی ہے۔ بلکہ بعض جگہ تو ایک ایک فٹ گہری برف کی تہ جمی ہوئی ہے۔ سڑکوں پر آمد و رفت کا سلسلہ بند ہے۔ فصل کا موسم ہونے کے باعث کسانوں کو سخت نقصان پہونچا ہے۔

—— لنڈن ۱۳ مارچ۔ کپتان ہینڈلے نے آج سمندر پار کو پرواز کی کوشش کی۔ مشین سمندر میں غرقاب ہوگئی۔ فوراً امداد کا بندوبست کیا گیا۔ مگر ہنوز کچھ پتہ نہیں چلا ۔

—— بمبئی ۱۳ مارچ۔ حشمت مآب شہر یار اور ملکہ افغانستان نے آج ساحل انگلستان پر نزول فرمایا۔ سرکاری طور پر عظیم الشان استقبال اور بے نظیر خیر مقدم کیا گیا۔ شہزادہ ولیعہد انگلستان ڈیوک آف کناٹ ایئر فورس کی فوجی پوشاک پہنے ہوئے استقبال کیلئے موجود تھے۔ اسوقت بادشاہ افغانوں کا قومی گیت گا رہا تھا۔ گارڈ آف آنر کا ملاحظہ فرمانے کے بعد جدید ڈوور کا سپاسنامہ قبول فرمایا۔ لنڈن کے وکٹوریہ سٹیشن پر شاہ جارج اور ملکہ میری اور ڈیوک آف کناٹ کے شہزادوں اور انکی بیگموں کے ہمراہ استقبال کیلئے موجود تھے۔ شاہ جارج پنجم نے جو فیلڈ مارشل کا لباس پہنے ہوئے تھے پرتپاک خیر مقدم کیا۔ ملکہ معظمہ نے ملکہ ثریا سے مصافحہ کیا۔ اسکے بعد...

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے فرمودہ درس قرآن شریف سے نوٹ

قُلْ هُوَ الَّذِيْ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝

وہی ہے۔ جس نے تم کو پیدا کیا۔ اور تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل بنایا۔ مگر تم تھوڑا ہی شکر کرتے ہو ❊

قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

اسی نے تم کو پیدا کیا زمین میں۔ اور اسی کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے ❊ منکروں نے کسی بات سے نصیحت حاصل نہ کی۔ اور اعتراض کرنے کے لئے آخری بات پکڑ لی ❊

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

اور کہنے لگے اچھا ہم تباہ ہو جائیں مگر کب ہوں گے اگر تم سچے ہو۔ تو بتاؤ ❊

قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۠ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

تو کہدے مجھے علم نہیں۔ اِس بات کا علم اللہ ہی کو ہے۔ مجھے صرف اتنا بتایا گیا ہے۔ کہ ایسا ہوگا اور میں تو تمہیں سمجھانے آیا ہوں۔ عذاب دینا خدا کا کام ہے۔ میرا نہیں ❊

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی لوگ اعتراض کرتے۔ کہ اگر مخالف سے عذاب آتا ہے۔ تو وقت گھنٹہ منٹ بتاؤ ❊

فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ۝

جب اسے قریب آیا دیکھیں گے تو کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے۔ اس وقت انھیں کہا جائے گا۔ یہ ہے جو تم مانگتے تھے ❊

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

کہو۔ اب بتاؤ تو سہی اللہ اگر مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کرے یا رحم کرے تو کافروں کو دردناک عذاب سے کون بچائیگا۔ فرمایا: میرا اور میرے ساتھیوں کا انجام اچھا ہو۔ یا بُرا۔ اسے تو جانے دو۔ یہ دیکھو تمہارا انجام کیا ہونیوالا ہے۔ تم پر جو عذاب آنے والا ہے۔ اس سے بچو ❊

قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا

کہو وہی رحمان ہے جس پر ہم ایمان لائے ہیں۔ اور اسی پر ہمارا توکل ہے ❊

فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

ہدایت رحمانیت کے ساتھ آتی ہے۔ اور جب ہم نے اپنے آپ کو رحمان کے سپرد کر دیا۔ تو پھر ممکن نہیں۔ کہ ہم گمراہ ہوں۔ عنقریب معلوم ہو جائے گا۔ کہ کون کھلی گمراہی میں ہے ❊

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ۝

کہو۔ اگر پانی سوکھ جائے۔ تو کون لاتا ہے۔ بہنے والا پانی کہاں سے آتا ہے۔ اللہ ہی بھیجتا ہے۔ پھر جب تم یہ پانی پیدا نہیں کر سکتے۔ جس کے ذخائر دنیا میں موجود ہیں۔ تو وہ پانی جو خدا کے قبضہ میں ہے اس کے لئے کس طرح کہتے ہو کہ ایک دفعہ مل چکا۔ آیندہ ہم خود بخود دنیا لیا کرینگے۔ یعنی اب ہمیں وحی اور الہام کی ضرورت نہیں۔ ہم خود اپنے لئے مفید باتیں نکال سکتے ہیں ❊

سورۃ القلم رکوع اوّل

پچھلی سورۃ کی آخری آیت قل ارایتم ان اصبح ماؤکم غورا فمن یاتیکم بماءٍ معینٍ میں خدا تعالیٰ نے یہ بتایا تھا۔ کہ جب الہام کا پانی سُوکھ جاتا ہے۔ تو خدا ہی لاتا ہے۔ اس مضمون کی مناسبت سے اس سورۃ میں الہام کے متعلق فرماتا ہے ❊

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کہو اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بار بار رحم کرنے والا اور بے حد کرم کرنے والا ہے

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝

قسم ہے نٓ کی اور قسم ہے قلم کی اور اس کی جس کو وہ لکھتے ہیں۔

نون حروف تہجی میں سے ایک حرف ہے۔ اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ جس طرح پہلے بعض حروف کو اللہ تعالیٰ نے بطور شہادت پیش کیا۔ اسی طرح نون کو کیا ہے۔ لیکن نون لفظ بھی ہے۔ جس کے معنے دوات اور مچھلی کے ہیں۔ چونکہ آگے قلم کا لفظ ہے۔ اور مچھلی اور قلم کا آپس میں کوئی جوڑ نہیں .. اس لئے یہ معنے ہوتے۔ کہ دوات اور قلم اور وہ جو لکھا جاتا ہے۔ اس کی قسم۔ کس بات کے لئے قسم ❊

مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ

تو اپنے رب کی نعمت سے مجنون نہیں ❊

یہ نہ صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی ہونے کی دلیل ہے۔ بلکہ آپ کے خاتم النبیین ہونے کی بھی دلیل ہے۔ اور اس میں کئی پیشگوئیاں ہیں:-

(۱) یہ کہ رسول کریم صلے اللہ [illegible] کی رسالت کے بعد تحریر کا کام بہت بڑھ جائے گا۔ اگر یہ پیشگوئی کو [illegible] دستانی کرتا۔ تو کہتے قیاس سے اس نے بیـ

کہدی۔ کیونکہ ان ممالک میں علم کا چرچا بڑھ رہا تھا۔ مگر یہ اس ملک میں کہا جا رہا تھا جہاں پڑھنا لکھنا لوگ معمولی نہیں بلکہ ادنےٰ بات سمجھتے تھے۔ اور اسے ذلیل پیشہ قرار دیتے تھے۔ اور نہ لکھنے کو فخر سے بیان کرتے تھے۔ چند آدمی سیاسی ضروریات کے لئے لکھنا سیکھتے تھے۔ ورنہ شرفاء کے لئے یہ کام پسند نہ کیا جاتا تھا۔ پس وہ ملک جہاں تحریر کا کام ذلیل چیز سمجھی جاتی تھی۔ جہاں علمی باتیں زبانی یاد رکھنا فخر سمجھا جاتا تھا۔ اور سوائے ان معاہدوں کے جو دشمن سے ہوں۔ کسی اہم بات کا لکھنا ناپسند کیا جاتا تھا۔ وہاں تحریر کے متعلق ایسی قوم میں پیشگوئی کرنا کہ یہ بہت ترقی کر جائے گی۔ یہ خدا کا ہی کام ہو سکتا ہے۔ اب اس زمانہ میں۔ پریس نے نٓ والقلم کو انتہا تک پہنچا دیا ✤

اس پیشگوئی سے یہ مراد تھی۔ کہ ایک زمانہ آئے گا۔ جب ہر قسم کے علوم میں ترقی ہو جائے گی۔ اور ان علوم کے ذریعہ نبی کی صداقت ثابت ہوگی۔ چنانچہ موجودہ زمانہ میں علم قانون۔ علم فلسفہ۔ علم الاخلاق۔ علم دیانت۔ علم سائنس وغیرہ سان کے ذریعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتوں کو جب پرکھا جاتا ہے۔ تو اس طرح آپؐ کی صداقت ثابت ہوتی ہے ✤

پس جب خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا:۔ نٓ والقلم وما یسطرون تو اس سے یہ بتایا۔ کہ ان علوم کی کتابیں کثرت سے لکھی جائیں گی۔ مختلف علوم جن سے نبوت کو پرکھا جا سکتا ہے۔ ان پر کتابیں لکھی جائیں گی۔

تو فرمایا:۔ ہم اب جبکہ لکھنے کے کام کو کوئی وقعت حاصل نہیں۔ بلکہ ادنیٰ کام سمجھا جاتا ہے۔ اس رسول کی شہادت کے طور پر دوات اور قلم اور اس سے جو لکھا جائے گا۔ پیش کرتے ہیں۔ کہ اس سے یہی ثابت ہوگا۔ تو بڑا عقلمند ہے۔ اور کوئی عقلمند تجھے مجنون نہ کہے گا ✤

آگے فرمایا:۔

وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ	اور تیرے لئے بہت بڑا اجر ہوگا۔ جو کبھی کٹے گا نہیں
وَإِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ	تیسرے یہ کہ تجھے کوئی شخص جھوٹا اور فریبی نہ کہہ سکیگا۔

تیرے اخلاق کی عظمت سب کو تسلیم کرنی پڑے گی ✤

اس آیت کو اگر ایک طرف رکھا جائے۔ اور پچھلی تین صدیوں میں جو یورپ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائف اور اسلام کا حال لکھا گیا ہے۔ اسے دوسری طرف رکھا جائے۔ تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس کا نقشہ ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک زمانہ میں (نعوذ باللہ) پاگل اور بدترین مخلوق قرار دیا گیا۔ اور ڈیڑھ سو سال تک ایسا ہی لکھا جاتا رہا۔ لیکن جوں جوں علم کی تحقیقات ہوتی گئی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی لائف پر غور کیا گیا تو لوگوں میں آپ کے متعلق موازنہ کی تحریک پیدا ہوئی۔ انھوں نے یہ دیکھنا شروع کیا۔ کہ حضرت موسیٰؑ نے کیا کیا۔ اور حضرت عیسیٰؑ نے کیا۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا کیا۔ جب اس طریق سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا موازنہ کیا گیا۔ تو لوگوں نے کہدیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جھوٹا آدمی نہ تھا۔ انہوں نے پادریوں کی باتوں کا انکار کر دیا۔ اور کہدیا تم جھوٹے ہو۔ وہ انسان جھوٹا نہیں۔ جیسے تم جھوٹا کہتے ہو۔ اسپر پادری گھبرائے۔ اور پھر وہ [illegible] کہنے لگے۔ اس وقت ہر پادری جو کتاب لکھتا۔ وہ یہ لکھتا آپ جھوٹے نہ تھے۔ مگر آپ کے دماغ میں نقص تھا۔ مگر پہلے دور ترقی کے بعد جب خدا تعالےٰ نے اور علوم نکلوائے۔ اور بڑے بڑے سائنس دان جوان علوم کے ماسٹر کہلاتے تھے۔ انھوں نے شہادت دی کہ محمدؐ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دماغ میں کوئی نقص نہ تھا۔ بلکہ بے نظیر دماغ تھا۔ کیونکہ جو کچھ اس نے بتایا۔ وہ اب علوم کی تحقیقات سے ثابت ہو رہا ہے۔ چنانچہ ایک شخص کاک نے شہادت دی۔ کہ میں نے جب دیکھا کہ کتے کے متعلق محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کہا ہے۔ اگر کسی برتن میں کتا منہ ڈالے۔ تو اسے مٹی سے دھونا تو مجھے خیال آیا۔ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یونہی نہیں کہنے والا۔ ضرور ہے۔ کہ مٹی میں ایسا جزو ہو۔ جو کتے کے زہر کا علاج ہو ✤

اِس بات کو مدنظر رکھ کر جب میں نے تحقیقات کی۔ تو یہ بات ثابت ہو گئی۔

اس قسم کے لوگوں نے جب لکھا۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہرگز مجنون نہیں تھا بلکہ اعلےٰ دماغ رکھنے والا تھا۔ تو اب موجودہ روشن اہل یورپ کی یہ ہے۔ کہ کہتے ہیں۔ سارے مذاہب میں سچائی ہے۔ حضرت عیسیٰؑ نے بعض سچائیاں بیان کیں۔ حضرت موسیٰؑ نے بھی بعض صداقتیں ظاہر کیں۔ اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی صداقتیں ظاہر کیں۔ گویا اب تک یہ دو درجے تو ثابت ہو گئے کہ (۱) آپؐ مجنون نہ تھے (۲) جھوٹے نہ تھے۔ اب تیسری بات رہ گئی۔ جو ان لك لاجراً غیر ممنون میں بیان کی گئی ہے اور یہ ختم نبوت ہے۔ دیگر مذاہب والے کہتے ہیں۔ سب مذاہب میں سچائیاں تھیں اور اسلام میں بھی سچائیاں ہیں۔ ہم کہتے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ مگر باقی سب مذاہب کی سچائیاں کٹ جانے والی ہیں۔ صرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باقی رہیں گی ✤

اب اس بات کا ثابت کرنا احمدیوں کا کام ہے۔ چنانچہ کام شروع ہو چکا ہے۔ اور اگرچہ بہت تھوڑا عرصہ ہوا ہے۔ مگر لوگ اس کا اقرار کر رہے ہیں ✤

ان تینوں باتوں کی ترتیب میں یہ حکمت ہے۔ چونکہ مجنون پر کوئی الزام نہیں ہوتا اس لئے جرائم میں سے مجنون ہونے کو پہلے بیان کیا اور جھوٹا ہونا بڑا جرم ہے۔ اس لئے اسے بعد میں رکھا۔ کہ یہی اسلوب کلام ہے۔ مثلاً کسی بیماری کے متعلق ذکر ہو۔ تو یہی کہیں گے۔ کہ اسے ملیریا ہے۔ یا سل ہے۔ معمولی بیماری کا پہلے ذکر ہوتا ہے۔ اور سخت کا بعد میں۔ اسی لحاظ سے یہاں بیان کیا گیا ✤

پھر ان لك لاجراً غیر ممنون کو انك لعلیٰ خلق عظیم سے پہلے اور ما انت بنعمة ربك بمجنون کے بعد یعنی ان دونوں کے درمیان اس لئے رکھا۔ کہ بتلائے۔ ایک زمانہ میں دنیا کثرت سے آپ کو جھوٹا اور مجنون کہے گی۔ اس وقت بھی ختم نبوت کے قائل ہوں گے۔ اور جب کثرت سے ماننے والے ہونگے اس وقت بھی اس عقیدہ کے ماننے والے ہوں گے چونکہ اس بات نے ہمیشہ چلنا تھا۔ اس لئے دونوں زمانوں کے درمیان رکھا ✤

فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُونَ ۝ بِأَيِّكُمُ الْمَفْتُونُ ۝	پس ضرور تو بھی دیکھے گا۔ اور وہ بھی دیکھیں گے۔ کہ کون تم میں سے مفتون ہے۔ یعنی جوں جوں زمانہ گذرے گا۔ مخالفین

کو پتہ لگتا جائے گا۔ کہ خدا کی مدد تیرے ساتھ ہے۔ اور ان پر خدا کا عذاب نازل ہوگا ✤

سُورۃ القلم بقیہ رکوع اوّل

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝

تیرا رب یقیناً سب سے زیادہ جانتا ہے اسے جو اس کے راستہ سے گمراہ ہوا۔ اور وہ ہدایت یافتوں کو بھی سب سے زیادہ جانتا ہے ؛

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝

پس جو طریق خدا بیان کرتا ہے وہی ہدایت کا راستہ ہے مکذبین کا کہنا نہیں ماننا چاہیئے ؛

اللہ تعالےٰ کچھ کہتا ہے۔ اور بعض لوگ کچھ اور کہتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ اس طرح کامیاب ہو جائیں گے۔ مثلاً خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہر مامور کے وقت علیحدہ خصوصیت رکھو۔ مگر بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ آج کل بھی بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں دوسروں کے ساتھ مل جانا چاہیئے۔ اور اپنی خصوصیت ترک کر دینی چاہیئے۔ اسی طرح ہم کامیاب ہو سکتے ہیں۔ ورنہ نہیں۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ جو خدا کی طرف سے ہدایت پانے والے ہیں۔ وہ ردّ کرنے والوں اور نبی کی تکذیب کرنے والوں کی بات نہ مانیں یہاں ایک عجیب بات نکلتی ہے۔ یہاں مکذبین کی بات نہ ماننے کے لیئے کہا گیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنے منکروں کا نام مکذب ہی رکھا ہے۔ یہ کون لوگ ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ جو نبی کو جھوٹا اور کذاب کہیں۔ دین کے بارے میں کوئی ان کی اطاعت نہیں کر سکتا۔ پھر کیسے مکذبوں کا یہ ذکر ہے کہ انکی بات نہ مانو دراصل یہاں ایسے لوگوں کا ذکر ہے۔ جو ظاہر میں مکذب نہیں نظر آتے۔ مگر دراصل مکذب ہوتے ہیں ؛

وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۝

وہ چاہتے ہیں۔ کہ اگر تو کچھ دین کے بارے چھوڑ دے تو وہ بھی چھوڑ دیں ؛

یہ بات وہ لوگ کہاں کہتے ہیں۔ جو سامنے تکذیب کریں۔ یہ در پردہ تکذیب کرنے والے ہی کہتے ہیں ؛

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝

فرمایا ایسے مکذبوں کے علاوہ ایک اور شخص ہوتا ہے۔ اور وہ منافق ہوتا ہے۔ پہلا شخص تو وہ تھا۔ جو ایمان نہ لایا تھا۔ مگر ظاہر کرتا تھا۔ کہ کئی باتیں تسلیم کرتا ہوں۔ ایسے انسان کے دھوکہ میں بھی انسان آ جاتا ہے۔ لیکن ایک وہ ہوتا ہے۔ جو ایمان لے آنے کا دعوےٰ کرتا ہے۔ یہ منافق ہوتا ہے۔ اس کی باتوں سے بھی دھوکہ لگ جاتا ہے۔ ایسے انسان کی بات بھی نہیں ماننی چاہیئے۔ تو فرمایا قسم کھانے والے کی بات نہ مان ؛

حلّاف :- کون ہوتے ہیں۔ حلف اٹھانے کی ضرورت سوائے عدالت کے اسی کو پیش آتی ہے۔ جس کا عمل فعل کے خلاف نظر آتا ہے۔ ایسا شخص فعل تو وہ کرتا ہے جس سے دشمنی کا ثبوت ملتا ہے۔ مگر قسم کھا کر کہتا ہے کہ نہیں وفادار ہوں۔ گویا وہ وفاداری کی تائید قسم سے کرتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ایسے لوگوں کی بات نہ مان۔ کیونکہ بے ضرورت وہی لوگ حلف اٹھاتے ہیں۔ جن کا عمل قول کے مطابق نہیں ہوتا ؛

پھر فرمایا :- مھینٌ۔ ایسا انسان ذلیل ہے۔ اس کے دل میں کچھ ہوتا ہے مگر قسم کھا کر کچھ ظاہر کرتا ہے ؛

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ ۝

سامنے تو ایسا ذلیل بن جاتا ہے کہ گویا اس کے منہ میں زبان ہی نہیں اور اس طرح اپنے آپ کو دکھاتا ہے۔ کہ بڑا مخلص ہے۔

ھماز :- مگر علیحدہ جا کر عیب چینیاں کرتا ہے۔ اگر کوئی بات اس سے کی جائے۔ تو لوگوں تک پہنچاتا ہے۔ اور اپنی طرف سے اس میں باتیں ملا ملا کر فتنہ انگیزی کرتا ہے۔

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝

ایسا شخص عام طور پر چندہ دینے میں سست ہوتا اور خدمت دین سے رکتا ہے۔ اور نہ صرف خود رکتا ہے۔ بلکہ دوسروں کو بھی روکتا ہے ؛

ہماری جماعت میں بھی جہاں جہاں ایسے لوگ ہیں۔ وہ خود بھی چندہ نہیں دیتے اور دوسروں کو بھی روکنے لگ جاتے ہیں۔ جہاں تحریک ہوئی۔ کہ فلاں کام کے لئے چندہ دو۔ کہہ اٹھتے ہیں۔ بھئی سختی نہ ہونی چاہیئے۔ آج کل لوگوں کو مشکلات ہیں

معتد :- حدود سے نکل جانے والا۔ انتظام کا احترام نہ کرنے والا۔

اعتدا :- بعض دفعہ محبت کی وجہ سے بھی ہوتی ہے۔ یہ بھی قابل سزا ہوتی ہے۔ مگر اتنی نہیں۔ جتنی گناہ گاری کی اعتدا ہوتی ہے۔ یہاں گناہ گاری کی اعتدا کرنیوالے کا ہی ذکر ہے ؛

عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۝

پیٹو ہے۔ اُسے ہر وقت کھانے کی فکر رہتی ہے۔ پھر طبیعت کا سخت ہوتا ہے۔ گالی گلوچ بھی دیتا رہتا ہے۔ ان تمام عیوب کی موجودگی میں زنیم کمینہ بھی ہوتا ہے۔ بعض مجرم ایسے ہوتے ہیں۔ جو جرم کرتے ہیں۔ مگر ان میں وقار بھی پایا جاتا ہے انہی دنوں اخبارات میں ایک خبر شائع ہوئی ہے :- "۸ ارنومبر کو مسٹر ایس۔ ڈبلیو باب ڈپٹی مجسٹریٹ الہ آباد کی عدالت میں ڈکیتی کا ایک مقدمہ پیش ہوا۔ جس میں رام سیوک نے اپنی شہادت میں بیان کیا۔ کہ گذشتہ ماہ مئی میں میرا خاوند گھر میں موجود نہ تھا۔ ڈاکو میرے مکان میں داخل ہو گئے۔ اور مجھ سے چابیاں لیکر مکان کو لوٹنے لگے۔ جب انہوں نے ایک آہنی الماری کو توڑ کر زیورات اور نقدی نکالی تو میری دونوں چھوٹی لڑکیاں جو پہلے خوف سے چھپ گئی تھیں اپنے زیورات کے لئے زار و زار رونے لگیں۔ ڈاکوؤں کے سردار کو ان کے رونے پر رحم آ گیا۔ اور اس نے ان کا زیور واپس دلوا دیا۔ گواہ نے چیز بالا ملزم کو شناخت کر لیا۔ اور کہا کہ یہی ڈاکوؤں کا سردار تھا" ؛

پھر زنیم کے یہ بھی معنے ہیں کہ کسی قوم میں شامل نہیں ہوتا۔ یونہی آکر مجلس میں گھسا رہتا ہے ؛

اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ۝

اس کی ساری باتوں کی بنا اس پر ہوتی ہے۔ کہ اس کے پاس مال ہے اولاد ہے ؛

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

جب اس کے سامنے آیتیں پڑھی جاتی ہیں۔ ہمارے نشانات پیش کئے جاتے ہیں۔ اور ہمارا کلام سنایا جاتا ہے۔ تو کہہ دیتا ہے پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں [illegible] ؛

سَنَسِمُهٗ [illegible] الْخُرْطُوْمِ ۝

یہ تکبر کرتا ہے۔ ناک کا لفظ عزت

اور تکبر کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً شاعر کسی کی تعریف کرے۔ تو کہتا ہے۔ یہ بڑے ناک والے ہیں۔ چونکہ وہ خدا کے کلام کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ اس لئے فرمایا ہم اس کے ناک پر داغ لگائیں گے۔ یہ محاورہ ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ ذلیل کریں گے۔ یہ نہیں۔ کہ ناک پر لوہا گرم کر کے داغ لگایا جائے گا ۞

بقیہ رکوع اوّل

إِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَا أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ إِذْ أَقْسَمُوا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ۙ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ۝

یہ ایک مثال بیان ہوئی ہے جو ہمارے لئے بہت کچھ سبق رکھتی ہے۔ اور اسلام کے متعلق پیشگوئی بھی ہے۔ اس کے متعلق جو مفسرین لکھتے ہیں۔ وہ عجیب و غریب قصہ ہے۔ اس قرآن شریف کے حاشیہ پر بھی لکھا ہے :۔ "پانچ بھائی تھے۔ ان کا باپ چھوڑ گیا ایک باغ میووں کا۔ اس کی پیدائش سے سارا گھر آسودہ تھا۔ جس دن ٹھیرا تا میوہ توڑتا۔ شہر کے فقیر سب جمع ہو آتے۔ سب کو کچھ کچھ دیتا۔ اس سے برکت تھی۔ پیچھے بیٹوں نے سمجھا کہ اتنا جو فقیر لے جاتے ہیں۔ اپنے ہی کام آوے۔ مشورہ کیا۔ کہ سویرے توڑ کر گھر لے آویں۔ فقیر جاویں گے۔ وہاں کچھ نہ پاویں گے۔ اور ایسا یقین کہ انشاء اللہ بھی نہ کہا۔" (ترجمہ شاہ رفیع الدین) کہا جاتا ہے۔ جب وہ گئے۔ تو پھل غائب تھے ۞

میرا اپنا یہ خیال ہے۔ کہ یہ واقعہ ایک مثال کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اس حکایت کو اگر ہم تسلیم کریں۔ جو مفسرین لکھتے ہیں۔ تو اس کے معنی یہی ہوں گے۔ کہ وہ بھی مثال ہی ہے۔ نہ کہ واقعہ میں ایسا تھا۔ کیونکہ ایسے باغ کا میوہ جو اتنا بڑا تھا۔ کہ شہر کے سارے غریب اور محتاج پل رہے تھے۔ اس کا میوہ ایک رات میں توڑ لیں۔ کوئی عقل تسلیم نہیں کر سکتی۔ اس کے لئے بیسیوں مزدوروں اور کئی دنوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ مدینہ کے معمولی باغ تھے۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صحابہ میوہ توڑنے کے لئے نوکریاں کرتے تھے۔ مگر وہ اتنا بڑا باغ کہ جس کا ذکر قرآن کریم میں آئے۔ اس کا میوہ ایک ہی رات میں توڑنے کے لئے صرف پانچ آدمی جائیں۔ اس کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو یہ کہ کوئی تاریخی باغ ہو۔ بعض ایسے باغ تھے۔ جیسے عراق میں تھا۔ ایسے تاریخی باغ پر تباہی آتی۔ تو وہ تباہی بھی تاریخی بن جاتی۔ پس یا تو ایسا باغ ہو تسلیم کریں۔ کہ قرآن کریم نے اس کا ذکر کیا ہے۔ مگر ایسا بھی نہیں۔ پھر یہ کہ بہت بڑا باغ ہو۔ مگر یہ باغ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس کے متعلق پانچ آدمی خیال رکھتے ہیں۔ کہ آدھی رات جا کر میوہ توڑ لائیں گے۔ میرے خیال میں اس طرح دس کھجوروں کے باغ کا پھل توڑنا مشکل ہے۔ دراصل یہ مثال ہے۔ اور میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ اس میں باغ کا ہی ذکر ہے۔ [illegible]ون ہیں۔ یہ دول خمسہ یورپ کی ہیں۔ جنھوں نے اس وقت جبکہ بعض قومیں گر گئی [illegible]۔ دُنیا کو لوٹنا چاہا ہے۔ لیکن وہ ذرائع جن سے لوٹتے تھے۔ ان میں تباہی شروع ہو گئی۔ اور وہ باغ جلتا نظر آتا ہے۔ سب ملکوں میں بیداری پیدا ہو رہی ہے یورپ کے خلاف اُٹھ رہے ہیں۔ یورپ کی دول خمسہ بہت مشہور رہی ہیں وہ پانچ [illegible]ئی ہیں۔ جنھوں نے دنیا کو لوٹنا چاہا ۞

انا بلونٰھم کما بلونا اصحٰب الجنّة۔ اذ اقسموا لیصرمنھا مصبحین ولا یستثنون۔ یہ بھی مثال ہے۔ اس میں بتایا کہ خدا بعض کو دولت دیتا ہے۔ وہ جتھا بنا لیتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ آپ ہی سب کچھ لے لیں گے اور دوسروں کو تباہ کر دیں گے۔ مگر خدا خود ان کو تباہ کر دیتا ہے۔ اگر یہاں مراد پہلوں کو لے لیں۔ تو یہ معنے ہوں گے۔ کہ جس طرح پہلوں کو تباہ کیا۔ اسی طرح اس رسول کے مخالفین کو تباہ کیا جائے گا۔ اور اگر آئندہ آنے والوں کو لیا جائے۔ تو یہ معنے ہوں گے۔ کہ جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت ہوا۔ اسی طرح اب ہو گا ۞

فرمایا :۔ ہم نے ان کی آزمائش کی۔ جیسے باغ والوں کی کی تھی۔ جب انھوں نے یہ منصوبہ کیا۔ کہ سویرے سویرے ہی کاٹ لیں۔ اور یہ نہ کہا۔ کہ خدا کی مرضی ہو گی۔ تو ایسا ہو گا ۞

فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَائِمُوْنَ ۝

پس وہ غفلت میں ہی تھے۔ کہ ان کی تباہی کے سامان پیدا ہو گئے۔ ان پر ان کے رب کی طرف سے عذاب آ گیا۔ اور وہ غافل پڑے سوتے تھے۔

فَأَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ۙ

جب انھوں نے یہ نیت کی کہ ساری دُنیا آپس میں تقسیم کر لیں۔ چنانچہ گذشتہ جنگ سے پہلے یورپ کی ان دول خمسہ نے ساری دنیا آپس میں بانٹ لی تھی مگر جب فائدہ اُٹھانے کا وقت آنے لگا۔ تو تباہی شروع ہو گئی ۞

گذشتہ جنگ کی اصل بنیاد افریقہ کی تقسیم تھی۔ پھر یہ جنگ بڑھتے بڑھتے بانٹنے والوں کی تباہی کا باعث ہو گئی۔ تو فرمایا۔ جب جڑھ سے باغ کٹ گیا۔ تو

فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ۝

ایک دوسرے کو پکارنے لگے ۞

أَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَارِمِيْنَ ۝

ادھر ان کے لئے سامان تباہی پیدا ہو رہے تھے مگر انکو پتہ نہ تھا۔ انھوں نے کہا۔ جلدی لوٹ لو۔ یہ ہماری ہی ملکیت ہے ۞

فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ

یہ منصوبہ کر کے وہ لوٹنے چلے۔ اور آہستہ آہستہ خفیہ معاہدے کر رہے تھے ۞

أَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ

کہہ رہے تھے کسی پر رحم نہ کرنا۔ کوئی حصہ دول یورپ سے باہر نہ جائے

وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قَادِرِيْنَ

سویرے سویرے چلے اس بخل کا ارادہ کئے ہوئے۔ یا یہ کہ اپنے مقصد کا فیصلہ کر کے چل پڑے۔ یا یہ کہ غصہ کا اظہار کر کے چل پڑے۔ کہ دوسروں کو کچل دینا ہے۔

فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوْا إِنَّا لَضَالُّوْنَ

وہاں دوسروں کو لوٹنے لگے تھے کہ لڑائی آپس میں شروع ہو گئی۔ جب انھوں نے یہ دیکھا۔ تو کہا۔ ہم گمراہ ہو گئے۔ مگر گمراہ کیا ہونا تھا ۞

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝

بلکہ محروم ہو گئے۔ سب کیا کرایا رہ گیا اور انکی اپنی ہی تباہی شروع ہو گئی ۞